صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحد صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 16 جنوری 2009 بمطابق 18 محرم الحرام 1430ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ O إِنَّ ٱلشَّيْطَٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَٱتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا۟ حِزْبَهُۥ لِيَكُونُوا۟ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ O ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلْعَظِيم۔

(ترجمہ): لوگو خدا کا وعدہ سچا ہے۔ تو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ (شیطان) فریب دینے والا تمہیں فریب دے۔ شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ اپنے (پیروؤں کے) گروہ کو بلاتا ہے تاکہ دوزخ والوں میں ہوں۔ جنھوں نے کفر کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، 'کوئسچنز آور' بہت قیمتی آور ہوتا ہے، ممبرز حضرات کا اور ڈیپارٹمنٹس کا بہت قیمتی وقت اس پہ ضائع ہوتا ہے تو ممبرز کی اپنے علاقے کی بہت زیادہ مشکلات اور۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: مسائل کے حوالے سے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں، لیکن یہ چیز۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب، میں بھی عوامی نوعیت کے مسئلے کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جو کہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد۔اس کے بعد کرتے ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: میں متعلقہ وزیر یا حکومت کی طرف سے اس کا جواب چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں حکومت کی طرف سے کوئی آجائے، یہ ہال تو دیکھیں، کرسیاں۔۔۔۔۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: او جی تاسو ما ته وئیل چه دا را وخله۔

جناب سپیکر: چا کړے دے ؟ دے وزیرانو صاحبانو کړے دے ؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: او تاسو ما ته اجازت را کړی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Ji 'Questions Hour'. Mohtarama Shazia Tehmas Bi Bi, Question No. 98.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: پوائنٹ آف آرډر جی، ډیره ضروری خبره ده۔

جناب سپیکر: دے کوئسچن باره کښے دے ؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: نه جی، بله خبره ده۔

جناب سپیکر: هغه وروستو۔ دغه کوئسچن نه بعد، کوئسچن آور کے بعد۔

* 98 - محترمہ شازیہ طہماس خان: کیا وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ایشین ڈیویلپمنٹ بینک نے ایک منصوبے کے تحت حکومت کو Gender Reform Action Plan (GRAP) کیلئے فنڈز فراہم کئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبے پر کس حد تک کام ہوا ہے، نیز اس کی موجودہ حیثیت (Status) کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین): (الف) جی نہیں۔

(ب) مرکزی حکومت نے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے صنفی اصلاحات کے منصوبے (Gender Reform Action Plan (GRAP) کیلئے صوبہ سرحد کے چوبیس اضلاع کو 54.054 ملین روپے براہ راست فراہم کئے ہیں۔ یہ رقم چوبیس اضلاع میں بحساب 2.252 ملین روپے فی ضلع خواتین کونسلرز کیلئے ریسورس سنٹرز تعمیر کرنے کیلئے تقسیم کیے گئے ہیں، اس رقم میں سے مختلف پندرہ اضلاع نے سال 2007 کے اواخر تک مبلغ 28.722 ملین روپے خرچ کیے ہیں جبکہ بقایا رقم کو خرچ کرنے کیلئے اضلاع کی طرف سے کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عمل جاری ہے، نیز صوبائی سطح پر یہ منصوبہ ابھی تک منظوری کا متقاضی ہے۔ (تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔)

Mr Speaker: Any supplementary question?

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی بالکل، کوسچن نمبر 98 کے پارٹ (بی) میں جو انہوں نے آخر میں یہ کہا ہے کہ "بقایا رقم کو خرچ کرنے کیلئے اضلاع کی طرف سے کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عمل جاری ہے" تو میرا خیال ہے یہ گرانٹ، ابھی تک چار سال کے قریب یا چار سال سے زائد کا عرصہ اس پہ گزرا ہے اور چار سال میں اگر ساڑھے بائیس لاکھ روپے کوئی ڈسٹرکٹ Utilize نہیں کر سکتا تو میرا خیال ہے یہ اس کی Inefficiency ہے اور چاہیئے کہ اگر ڈسٹرکٹ اسے Utilize نہیں کر سکتا تو یہ پھر ہمارے سوشل ویلفیئر کا جو پراونشل ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے پاس واپس آ جانا چاہئے۔ اسی طرح سے اس کے ساتھ نیچے جو انہوں لسٹ دی ہوئی ہے تو جہاں تک مجھے یاد ہے، باقاعدہ اس گرانٹ کو، GDP Grant جو اس کو Utilize کرنے کیلئے کچھ TOR ہیں لیکن اکثر ڈسٹرکٹس میں میں دیکھ رہی ہوں کہ یہ ٹھیک طریقے سے Utilize نہیں ہوئے ہیں۔ میں اس سلسلے میں کوہاٹ ڈسٹرکٹ کی بھی مثال دونگی، یہ پیج نمبر۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا صبر کریں، Mover کو ذرا موقع دیں، Mover ابھی کھڑی ہیں، ابھی سپلیمنٹری ان کا، بی بی مختصر کریں، آپ کا سپلیمنٹری کیا ہے؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: میں ڈھونڈ رہی ہوں جی۔۔۔۔۔

ایک آواز: یہ کوہاٹ Second Page پہ ہے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: Second Page پہ ہے۔

جناب سپیکر: کیا وزراء صاحبان کی طرح آپ سے بھی گم ہو گئی ہے؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: یہ کوہاٹ کا سر، اگر یہ 15 number پہ ہے، Kohat, page No. 3 ہے اس کا، اس میں اگر آپ دیکھیں تو 'Construction of Social Welfare Resource & Centre'، یہ Women Resource Centre یا Women Council Resource Centre ہونا چاہیئے، Social Women Resource Centre یہ نہیں ہو سکتا تو میری وزیر صاحبہ سے یہ بھی گزارش ہے کہ Kindly ذرا اس Matter میں آپ دیکھیں اور اور بقایا جو ڈسٹرکٹس ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ آپ اس سوال کے پہلے جز میں دیکھیں کہ "آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک نے ایک منصوبے کے تحت حکومت کو Gender Reform Action Plan کیلئے فنڈز فراہم کئے تھے"، تو جواب میں آیا ہے کہ 'جی نہیں'، اس کا مطلب ہے کہ نہیں کئے تھے لیکن جب جز (ب) میں آتا ہے تو پھر وہ کہتے ہیں کہ وصول ہو گئے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میرا بھی ضمنی سوال ہے اور میرا جی اس پر سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) کا جواب دیا ہے کہ 'جی نہیں'، یہ جواب غلط ہے اور میں دوسری بات بھی کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو عبدالاکبر خان نے پوائنٹ آوٹ کیا ہے، آگے آپ اب دوسرا کریں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، میں دوسری بات بھی کر رہا ہوں، دوسری بات بھی کر رہا ہوں۔ ایک غلط جواب کیوں دیا گیا؟ وزیر صاحب یہ بتائیں۔ دوسرا ضمنی سوال میرا یہ ہے کہ مرکزی حکومت نے ایشائی ترقیاتی

بینک کے تعاون سے 54.054 ملین روپے براہ راست فراہم کئے اور ہر ایک ضلع کو اس کا حصہ بھی مل گیا، انہوں نے لکھا ہے جز (ب) کے اندر کہ یہ "منصوبہ ابھی تک منظوری کا متقاضی ہے" تو اگر منظوری نہیں ہوئی تو اتنا پیسہ کیسے لگ گیا؟ اور اگر منظوری ہوئی ہے تو پھر دوبارہ یہ جملہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی کہ ابھی تک یہ دوبارہ منظوری کا متقاضی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب، میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا متعلقہ وزیر یہ ارشاد فرمائیں گی کہ کیا یہ تقسیم ضلع کی بنیاد پر ہوئی ہے یا آبادی کی بنیاد پر ہوئی ہے؟ کیونکہ چوبیس ضلعوں میں اگر 2.05 ملین، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تو ضلع کے حساب سے ہوئی ہے، ایک ضلع کے بارہ ایم پی ایز، Provincial Constituencies ہیں، ایک ضلع میں ایک ہے، دو ہیں، تو کیا یہ ضلع کی بنیاد پر تقسیم ہوئے ہیں یا آبادی کی بنیاد پر تقسیم ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بی بی۔ د دے جواب به څوک ورکوی؟ وزراء صاحبان څوک دی؟ بنه بنه بی بی، ټکره شه۔

بیگم یاسمین نازلی جسیم: زهٔ Especially د کوهاټ متعلق دا وئیل غواړم چه دا په کوهاټ کښے Resource Centre جوړ دے خو دا غواړم چه د دے آډټ د اوشی او انکوائری د اوشی ځکه چه یو اختلاف جوړ شوے دے جی۔

جناب سپیکر: ټهیک شو، ټهیک شو۔ بس جی۔ بی بی، One by one، وړمبے خو دا غلطی اول اوګوره۔

وزیر برائے سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین: شکریه، سپیکر صاحب۔ دا جی چه مونږ لیکلے دی چه 'جی نہیں'، نو دا پراونشل ګورنمنټ ته نه دے ملاؤ شوے، په دے اوس هم زمونږ فیډرل ګورنمنټ سره خبرے لګیا دی چه Why not through Provincial Government? دوئ Directly districts ته لیږلے دی او پراونشل ګورنمنټ دے نه خبر نه وو۔ چه کله دا پیسے ډسټرکټ ته لاړے نو د هغے نه پس بیا دوئ مونږ له یو لیټر راولیږلو چه دا سمے Utilize شوے نه دی، اوس ئے تاسو چیک کړئ نو We can not, as if it is directly دوئ لیږلے دی په خپل تهرو باندے ډسټرکټس ته نو په هغے کښے بالکل مونږه پراونشل ګورنمنټ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا پراونشنل ګورنمنټ تهرو نه دی راغلے؟

وزیر برائے سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین: نه جی، دا پراونشل گورنمنټ ته ئے-----

جناب سپیکر: دا هغوی ډائریکټ ورکړے دی؟

وزیر سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین: او جی، دا ئے ډائریکټ ورکړی دی او چه کله دوئ دا د 2.252 خبره کوی چه دا په Equal بنیاد باندے دی نو دا هم هغوی پخپله کړی دی، فیډرل گورنمنټ پراونشل گورنمنټ پکښے نه دے Involve کړے- پراونشل گورنمنټ اوس په دے باندے کار کوی او اوس به مونږ پرے Implementation کوؤ، اوس به د دے آفس جوړیږی- د دے نه مخکښے چه څه هم شوی دی، هغه فیډرل گورنمنټ Directly ډسټرکټس سره کړی دی، مونږه پکښے نه یو- پراونشل گورنمنټ، چه هغه وخت کښے چه کوم پراونشل گورنمنټ وو، هغوی دا شے راوستو، دا ئے Accept کړے نه وو، Gender Reform Action Plan په صوبه کښے ئے نه وو Accept کړے نو بیا هغوی، فیډرل دا اوکړل چه ډسټرکټس ته ئے پخپله اولیږل چه هغه ځائے Conflict دے، دا Use کړی خو دیکښے کافی ډیرے پیسے چه دی، هغه نه دی Use شوے او اوس فیډرل گورنمنټ ته پخپله دیکښے پرابلم دے او هغوی مونږه پکښے Involve کړی یو چه دا پیسے یا خو د Use شی او یا د فیډرل ته واپس لاړے شی نو په دیکښے خبره روانه ده- بله د کوهاټ خبره اوشوه نو کوهاټ کښے پرابلم دے، هغه Next Question هم دے چه I will answer that چه هغے کښے کافی پرابلمز روان دی خو دا هم هغه شے دے چه پراونشل گورنمنټ دا نه اخستو، Own کړے نه وو په هغه ټائم کښے دا GRAP چه دا زمونږه د پراونشل گورنمنټ دے نو ځکه دا فیډرل ډسټرکټس ته لیږلے دے جی-

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ جو پیسے واپس چلے جائیں گے تو یہ کوئی اچھی بات نہیں- جناب، مطلب یہ کہ پراونشل گورنمنٹ میں اتنی Efficiency نہیں ہے کہ ایک فنڈ ملتا ہے اور اس کو Utilize نہیں کر سکتے، یہ واپس جائیگا-

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب، میرا سپلیمنٹری ہے-

جناب سپیکر: نه بس، په یو ځل سپلیمنټری خلق اوکړی کنه-

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں نے جو ضمنی سوال کیا تھا، اس کا مجھے جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: جی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے جواب میں جو لکھا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔ دا ټول جواب غلط دے جی۔ زمونږ سوال دا دے چه د دوئ جواب د سوال مطابق نه دے، دوئ خو جواب Defend کړو۔ سوال دا دے چه "آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ایشین ڈویلپمنٹ بینک نے ایک منصوبے کے تحت GRAP کیلئے فنڈز فراہم کئے تھے، نو دوئ وائی 'جی نہیں'۔۔۔۔

وزیر سماجی بہبود، خصوصی تعلیم وترقی خواتین: مونږ ته نه دی راکړے شوے۔

مفتی کفایت اللہ: دلته د صوبائی حکومت او د مرکزی حکومت تفصیل نه دے جی، سوال د حکومت دے او حکومت خو مرکزی حکومت هم وی او صوبائی هم وی۔ دوئ 'جی نہیں' لیکلے دے په دے Concept کښے چه دا صوبائی دے، زما خبره دا ده چه دوئ سوال نه دے Study کړے، دے محکمے د جواب Study کولو تکلیف نه دے کړے، 'جی نہیں' ئے لیکلے دے۔ د 'جی نہیں' معنی دا ده چه Any Government نو Any Government معنی دا ده چه د صوبے او د مرکز۔۔۔۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه، ټهیک شوه۔ جی بی بی۔ شازیه بی بی، ولے تاسو پکښے بل سوال راویستو؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: بس جی، یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: دا مخکښے نه ټول په یو ځل سوالونه اووایئی نو هغه به جواب درکوی۔ تاسو One by one راپاځئ۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: خبره دا ده جی چه جواب راځی نو هغے نه بیا مزید سوالات Generate کیږی نو مونږ راپاځو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، نه، بیا نه کیږی۔ بیا یو کوئسچن به یو ځل کوئ۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: Mover ته دا حق دے چه هغه که جواب نه Satisfied نه وی یا مزید Clarification غواړی نو Mover بیا اودریدے شی جی۔ زما د وینا مقصد دا دے چه دیکښے خبره بالکل ټهیک ده خو چه کوم دا فنډنګ ډسټرکټ ګورنمنټ ته ورکړے شوے دے، دا پراونشل ګورنمنټ ته نه وو ورکړے شوے، دا هغه پورے که اوګورئ نو د منسټر صاحبے خبره ټهیک ده خو دا مفتی صاحب هم داسے دے چه بهرحال صوبے ته راغلے خو دے کنه نو بهرحال دا پهلا کوئسچن چه کوم دے، د دے جواب پکار دا ده چه دا لړ مزید Detail کښے راشی۔

جناب سپیکر: دا پیسے ډسټرکټ ګورنمنټ ته تلے دی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: ډسټرکټ ګورنمنټ ته تلے دی، دیکښے که تاسو 13 نمبر باندے د نوښار کیس اوګورئ جی چه "P.C.1 has been prepared by the works & Services Department and submitted to the E.D.O (F&P) for placing before DDC meeting. Site for the project has been identified at District Nazim Office Nowshera", دا Clear violation دے جی۔ دا زما منسټر صاحب ته درخواست دے څکه چه دا به باقاعده د ټی او آر مطابق ډسټرکټ ګورنمنټ ته ځی، د هغے سیشن کښے باقاعده میجارټی سره به دا پاس کیږی، هغے نه پس او دا د هغوی خوښه ده، د کونسلرانو خوښه ده چه هغوی دا پیسے په څه باندے لګوی، په Resource Centre باندے لګوی، په سټریټ ډیویلپمنټ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ټهیک شوه۔ بی بی، تاسو څه وایئی؟ جی بی بی، ستاره ایاز صاحبه۔

وزیر سماجی بہبود، خصوصی تعلیم وترقی خواتین: دا جی لږ شانتے په دے باندے زهٔ تاسو بریف کړم، بیا به مولانا صاحب ته د دے Answer ملاؤ شی چه کله دا ګرانټ ایشیئن ډیویلپمنټ بینک سټارټ کړو نو دا په ټول پاکستان کښے وو چه دا به Implement کیږی او د دے خپل پروسیجر ورکړل، هغوی دلته پراونشل ګورنمنټ ته راولیږل او هغه وخت پراونشل ګورنمنټ، ما چه څنګه مخکښے اووئیل چه دا Own نه کړل چه بهئ We are not going to implement this

GRAP. باندے پرے کافی پریشر ھم راغلل د فیډرل نه چه دا په سندھ، بلوچستان او پنجاب کښے Implement شوے دے خو دوئ هغه وخت کښے پرے هیڅ ایکشن نه وو اخستے۔ بیا په دے یوه کمیټی جوړه کړله چه دا کمیټی به اول دا دغه کوی چه دا Gender Reform څه شے دے خو هغه آخیره پورے به هغے باندے یو میټنګ هم نه وو شوے او دا هم دغه شان پاتے وو۔ دا بیا بائیس لاکھ دا چه کوم دی، دا فیډرل ګورنمنټ د خپل وسائلو نه ډسټرکټس ته چه ډسټرکټ نه ورته May be د چا زمونږه کونسلرانو کښے چا ریکویسټ لیږلے وی ډائریکټ یا So more نو هغوی بیا یو ډسټرکټ له نه، ټولو ډسټرکټس له په Equal basis باندے دا اولیږل او پراونشل ګورنمنټ دے نه بالکل نه وو خبر چه بائیس لاکھ روپئ څنګه تلے دی او دا چا دغه کړے دی؟ Even دلته لوکل ګورنمنټ پکښے زمونږ د پرانشل لوکل دا دغه پکښے نه وو، ډائریکټ ناظمین چه کوم وو، د ډسټرکټس ناظمین، هغوی پکښے Involve وو او چه کله دا خبره بالکل د فیډرل د لاسو نه اووتله چه دا خبره، هغه غلط Use کیدل چه څنګه زمونږه خور اووئیل چه په نوښار کښے کوم دا Violation شوے دے، داسے په کوهاټ کښے دے، داسے ډیر ځایونو کښے دے او ډیرو ځایونو کښے دا -Un spent هم پرتے دی نو په هغے کښے بیا مونږه هغوی Contact کړو او بیا ئے مونږ ته دا هر څه راولیږل۔ د هغے نه مخکښے چا ته پته وه چه دا ډائریکټ هغلته کښے تلی دی، دا فیډرل سره مونږه Take up کړل چه Why، مونږه ته ولے؟ دا که لیټر هغے ګورنمنټ ته پکار وو چه تلے وے چه دا مونږ ډائریکټ لیږلے دے۔ نو دا د هغے وجے نه دی او اوس به مونږه انکوائری کوؤ جی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه، بی بی۔

جناب سپیکر: سیدہ بتول ناصر صاحبہ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سر، زهٔ دے سلسله کښے لږ وضاحت کول غواړمه۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: زهٔ مشکور یمه جی۔ داسے ده چه د مرکز په حواله ډیر مخکښے داسے سکیمونه وو چه هغه به ډائرکټ ډسټرکټ ته تلل او دا یو سوال وو چه

صوبه په مینځ کښے صرف ډاکخانه خو نه ده، دا د خپلو پیسو نه نه خبریږی، سکیمونو نه نه خبریږی او دا یو پلاننګ د مخکښے نه چه صوبه By pass شی او د مرکز او د ضلعو ډائریکټ تعلق جوړ شی۔ پرون رضا ربانی صاحب د انټر پراونشل کوآرډینیشن میټنګ راغوښتے وو، مونږه د صوبو ټول انټر پراونشل کوآرډینیشن وزیران تلی وو او هغے کښے هم دا خبره کړے ده چه هر یو که ضلع سکیم کول غواړی، صوبے سره به Co-Ordinate کوی او که مرکز کول غواړی نو هم به صوبے سره به Co-ordinate کوی ځکه چه دا په مینځ کښے کړے ده او چه دا By Pass کیږی نو دا بیا حکومت نه دے، دا بیا رشوت دے، په دے بنیاد باندے یو ډسپلن تحت دا فیصله شوے ده چه د ضلعے سکیم وی نو صوبے ته به وائی او چه د صوبے سکیم وی او ورسره پیسے نه وی نو مرکز ته به وائی او که مرکز کول غواړی او په صوبه کښے سکیم کول غواړی، صوبه به اعتماد کښے اخلی، هله به کوی۔ که نه وی نو داسے به اناؤنس کوی نه نو دا کوآرډینیشن به وی او په مینځ کښے به مضبوطه کړی هغه صوبه ځکه چه مونږه د Provincial Autonomy خبره کوؤ نو صوبے ته به زیات اهمیت ورکوؤ، هله به دا طریقه مخکښے روانه شی۔

جناب سپیکر: بنه دغه اوشو۔ دا بنه ډیویلپمنټ دے۔ سیدہ بتول ناصر صاحبہ، کوئسچن نمبر 140۔ موجود نہیں ہیں۔ حافظ اختر علی صاحب، سوال نمبر 150۔

* 150 ۔ حافظ اختر علی: کیا وزیر برائے عشر وزکواۃ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں نئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ایڈمنسٹریٹر کے انتخاب کا طریقہ کار کیا تھا، نیز ضلع کی عموماً اور پی ایف۔28 مردان کی خصوصاً تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکواۃ و عشر (جناب محمد زرشید خان): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ایڈمنسٹریٹر ضلع وزکواۃ کمیٹی، مردان (ڈی آر او) نے قانون زکواۃ و عشر مجریہ 1980 کی دفعہ 21 کی شق (b)2 کے تحت حاصل اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ضلع مردان کی دو سو بائیس مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے جملہ امور انجام دینے کیلئے نیک، صوم وصلوۃ کے پابند اور اچھے کردار کے حامل افراد کو ایڈمنسٹریٹر مقرر

کیا۔ ضلع مردان کی عموماً اور حلقہ پی ایف۔28 کی خصوصاً مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹر صاحبان کی تفصیل الرترتیب اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

حافظ اختر علی: شکریه، جناب سپیکرصاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دوئ دا جواب چه کوم را کړے دے نو دوئ وائی چه "دوسو بائیس مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے جملہ امور انجام دینے کیلئے نیک صوم وصلواۃ کے پابند اور اچھے کردار کے حامل افراد کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا"، نو زهٔ به هغه سپلیمنټری دا کول غواړم خو د هغے نه مخکښے د دے منسټر صاحب په خدمت کښے یو شعر عرض کومه:

اتنی نہ بڑھا پاکئ دامن کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

مونږ دا وایو چه د مخصوص سیاسی پارټئ هغه کسان ئے یاد کړی دی چه دا ټول د صوم و صلوة پابند دی نو دا سپلیمنټری دے چه آیا په ضلع مردان کښے ماسوا د عوامی نیشنل پارټئ نه نور څوک د صوم و صلواة پابند، اچھے کردار کے حامل او داسے خلق دوئ ته نه دی ملاؤ شوی؟ دویم سپلیمنټری زما دا دے چه صوبائی زکواة کونسل ډائریکشن ورکړے دے او په دے باندے هغوی Instructions ورکړی دی چه په دیکښے غیر سیاسی خلق آخلی نو آیا د یو مخصوص سیاسی پارټئ خلق ولے په زکواة کښے Involve شوی دی نو آیا دوئ مونږ سره دا Commitment کوی چه سیاسی خلق وردی اوباځی او غیر سیاسی خلق چه څنګه د هغے رولز دی او د هغے قانون دے او بلا تفریق هغوی ته چه کوم دے د ضلعے خلق هغوی باندے آخلی۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت الله صاحب، ستاسو څه کوئسچن دے؟ ضمنی کوئسچن وایه۔

مفتی کفایت اللہ: زما ضمنی کوئسچن دا دے چه دا (ب)۔۔۔۔

Mr. Speaker: Only supplementary question.

مفتی کفایت اللہ: Only supplementary دے دا جی۔ سوال دا دے جی او د هغے جواب دا دے، سوال باجواب، زمونږه معزز و محترم وزیر صاحب د زکواة کوم

تفصیل را کړے دے جی، هغه دا دے چه په ضلع مردان کښے دو سو بائیس کمیټیانے دی او دا چه کوم دوئ نوټیفکیشن را کړے دے، دا زهٔ د شپے کښیناستم، ما دا جمع کړل جی، نو هغه ټوله مجموعه راځی دو سو ستره، نو زما درخواست دا دے چه دا پینځه کمیټیانے چرته لاړے ؟

Mr. Speaker: Any other supplementary?

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سر، زهٔ یو ضروری خبره کول غواړم۔۔۔۔

Mr. Speaker: Supplementary question, only supplementary question.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: هلته زهٔ او باچا صالح خان د دے ایوان ممبران یو، هلته هم کمیټی جوړه شوے ده جی، زهٔ د دے ایوان په فلور باندے دا خبره کوم چه مونږه د Coalition partner یو لیکن هلته د پرون نه زکواة تقسیمیږی جی، مونږ سره څو ځله دا وعده شوے وه چه تاسو ایم پی اے سره به کښینی او خبره به درسره کوی جی۔ نن جی هلته دا صورتحال دے چه ټهیک ټهاک د پیپلز پارټئ کسان ئے بوتلی دی چه تاسو ته به هم مونږه زکواة درکړو، اعلانات پرے کیږی جی، زهٔ بالکل احتجاج کومه سر، زما سره مشوره نه ده شوے، د ملک باچا صالح سره مشوره نه ده شوے، میاں صاحب دلته ناست دے جی، مونږ سره څو ځله دا خبره شوے ده چه تاسو سره به مشوره کیږی۔ پرون نه جی هلته زکواة تقسیمیږی او باقاعده په سیاسی بنیاد اعلانات کیږی، داسے سیاسی رشوت، مونږ د دے حکومت ملګری یو او دا بالکل نه منو جی۔ د نن نه دا ایوان دغه اوکړی، مونږ پکښے اعتماد کښے نه یو اغستے جی، هغه تقسیم مونږ بالکل نه منو۔

جناب سپیکر: جی میاں افتحار صاحب۔

وزیر اطلاعات: زهٔ جی د ټولو نه اول خو دا شعر چه دوئ اووئیلو کنه، د هغے یو جواب ورکوم د دغه شعر جی چه دوئ وائی چه دا نیکان صرف دوئ دی نور ورته نه ښکاری لکه چه دوئ ته پخوا نه ښکاریدل، مونږ وایو چه:

تردامنی په شیخ ہمارے نہ جائیو
دامن نچوڑدیں تو فرشتے وضو کریں

(تالیاں)

جناب سپیکر: تاسو څه کوئسچن دے ؟ څه ضمنی کوئسچن دے جی ؟

وزیر اطلاعات: زۀ جی دوئ له معمولی جواب ورکوم نو بیا به خو وزیر صاحب جواب ورکوی۔ داسے ده چه د پارټئ په سطح خبره ده، د پارټئ مشران پرون نه بله ورځ ناست وو، په دے خبره شوے ده، دا د هاؤس خبره نه وه، پته نشته چه دلته هر سړے پخپله داسے خبره ولے کول غواړی چه هغه خامخا اختلافی نکته وی؟ دوئ د خپلو مشرانو سره کښینی، د خپلو مشرانو نه د تپوس اوکړی چه تاسو څه خبره کړے ده ؟ نو هله به د دے نه مخکښے خبره کیږی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه، ټهیک شوه جی۔ جی منسټر زکواة، دغه کمیټو کښے فرق ولے دے؟ یو کوئسچن دا وو او بل څه وو؟ تاسو جی وزیر صاحب جواب ورکړئ۔

وزیر برائے زکواۃوعشر: جناب سپیکر، د مولانا صاحب د پاره یو شعر عرض دے:

آپ بھی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(تالیاں)

جناب سپیکر: نن زمونږه وزیران او ممبران صاحبان ډیر د شعر و شاعرئ په موډ کښے راغلی دی۔

ایک آواز: موسم بهر ښه دے۔

جناب سپیکر: دا ولے موسم څه ډیر عاشقانه دے، که څه دی؟ جی وزیر صاحب جواب ورکوی جی۔

وزیر برائے زکواۃ وعشر: معزز رکن، حافظ اختر علی صاحب دا وئیلی دی چه دا درست ده چه په مردان کښے ایډمنسټریټران مقرر شوی دی؟ نو جی دا درست ده چه په مردان ضلع کښے ایډمنسټریټران مقرر کړے شوی دی او دوئ دا خبره کوی چه دا طریقه کار چه کوم، نو د ضلع چیئرمین د انتخاب په جمهوری تحت کیږی نو دا به جمهوری طریقه باندے نه کیږی؟ دا ایډمنسټریټر د ضلعے "ضلعی

ایڈمنسٹریٹر ضلع زکواۃ کمیٹی مردان، ڈی آر او نے قانون زکواۃ و عشر مجریہ 1980 کی دفعہ 21 کی شق (2(b کے تحت حاصل اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ضلع مردان کی دو سو بائیس مقامی زکواۃ کمیٹیوں کیلئے جملہ امور انجام دینے کیلئے نیک، صوم وصلوۃ کے پابند اور اچھے کردار کے حامل افراد کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا۔ ضلع مردان کی عموماً اور حلقہ پی ایف۔28 کی خصوصاً مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹر صاحبان کی تفصیل الرترتیب"، د هغے ټول Detail ورکړے دے چه کوم ایډمنسټریټران مقرر شوی دی۔ چونکه ضلعی چیئرمین ته دا اختیار حاصل دے چه هغه ایډمنسټریټران واخلی د دے دفعے لاندے نو دا د هغه اختیار دے چه هغه خپله ایډمنسټریټران مقرر کړی۔ زۂ په دے ضمنی سوال سره زۂ دا خبره کوم او زۂ په دعویٰ سره دا خبره کوم چه په تیر وخت کښے د زکواۃ ډیپارټمنټ چلیدلے دے نو چا ته دا پته نه وه چه زکواۃ ډیپارټمنټ په دے صوبه کښے شته او که نشته؟ چا ته دا پته نه وه چه زۂ به علاج د کوم ځائے نه اخلم؟ چا ته دا پته نه وه چه زۂ به سکالرشپ څنګه اخلم؟ چا ته دا پته نه وه چه زۂ به جهیز څنګه اخلم؟ په وړمبی ځل دا پته اولګیدله چه په دے صوبه کښے د زکواۃ ډیپارټمنټ هم شته او هغه کار هم کوی او زۂ دا خبره کوم چه زمونږ ډیپارټمنټ۔۔۔۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، لږ مختصر۔ بل څه کوئسچن وو؟ دویم کوئسچن څه دے؟

وزیر زکواۃ و عشر: یو خبره جی زۂ کوم، یوه خبره سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: تا څه وئیلے وو؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، چه کوم سپلیمنټری سوال مونږه کړے دے، د هغے جواب ما ته نه دے ملاؤ جی۔ مونږه دا وایو جی چه صوبائی زکواۃ کونسل چه کوم Instructions ورکړی دی چه دیکښے به غیر سیاسی خلق وی، آیا دوئ په هغے باندے عمل ولے نه دے کړے؟ دا سوال د جی کمیټئ ته حواله شی چه په کمیټئ کښے دودھ کا دودھ، پانی کا پانی راوځی ځکه چه په ضلع مردان کښے اته حلقے دی، یوه حلقه د جمعیت علمائے اسلام سره ده۔۔۔۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر، ما ته یو منٹ را کړئ، زۀ دوئ ته جواب ورکوم۔

جناب سپیکر: عالمگیر خان، تۀ کښېنه، وزیر صاحب جواب ورکوی۔

مفتی کفایت اللہ: فلور جی ما سره دے، فلور ما سره دے۔ په ضلع مردان کښے-----

جناب محمد عالمگیر خلیل: تاسو خپل حکومت کښے څه کړے وو؟

جناب سپیکر: عالمگیر خان، تۀ کښېنه۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، زۀ عرض کوم جی چه په ضلع مردان کښے اته حلقے دی، په اتو حلقو کښے څلور حلقے د پیپلز پارټئ سره دی-----

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ جی منسٹر صاحب، تاسو څه وایئ؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، زۀ عرض کوم جی-----

جناب سپیکر: بس دے کنه جی، دا لوئے تقریر به نه کوئ جی، دا سوال دے۔صرف ضمنی کوئسچن جی۔

وزیر زکواۃ وعشر: د ضلعی چیئرمینان مقررول، دا د صوبائی زکواۃ کونسل اختیار دے۔ ڈی سی اوز ته نومونه راشی، هغوی ته پینلز راشی، مختلف پینلز راشی او صوبائی زکواۃ کونسل د دے مجاز دے چه هغه Scrutiny اوکړی او هغه خلق واخلی کوم چه هغوی ته ښه ښکاری نو چه صوبائی زکواۃ کونسل ته کوم خلق ښه ښکاریدل نو هغه هغوی په ضلعو کښے چیئرمینان اخستے دی، په هغے کښے زمونږ هیڅ مداخلت نه وی، په هغے کښے مونږ هیڅ مداخلت نه کوؤ او زۀ مولانا صاحب، چونکه دا محکمه دوئ سره پاتے شوے ده، جماعت اسلامی والو سره پاتے شوے ده نو زما په خیال په کښے دوئ د جماعت اسلامی نه بغیر هیڅ څوک هم نه دے-----

حافظ اختر علی: خبره دا ده جی چه کوم زمونږ ضمنی سوال وو، هغے باره کښے مونږ ته جواب نه دے ملاؤ شوے۔

جناب سپیکر: دے وخت کبنے تاسو کوئسچن کړے دے کنه، څه بل موشن باندے راشئ نو دا به هم اوشی۔ دا مفتی صاحب یو اعتراض کړے وو، تعداد کبنے فرق دے، دا څه وائی؟

مفتی کفایت الله: ما خپل سوال کبنے وئیلے دی چه ضلع مردان کی دو سو بائیس مقامی زکواة کمیٹیاں جملہ امور انجام دے رہی ہیں، ما جی د شپے دا محکمه کتله، بیا مو د وزیر صاحب چاره مخے ته راغله، ما سوال نه کولو جی خو ما چه کله بیا جمع تفریق اوکړو نو محکمے دومره غفلت کړے دے چه دوئ نوټیفکیشن کړے دے چه کوم زکواة چیئرمینان وو نو د هغوی تعداد دے دو سو ستره او دوئ وائی دو سو بائیس، دا پینځه زکواة کمیټئ وروکے شوے دی جی، هغه مونږ ته پیدا کړئ جی۔

جناب سپیکر: جی دا فرق شته؟ وزیر صاحب، لږ دا اوګورئ۔

وزیر زکواۃ و عشر: Misprint کیدے شی چه شوے وی، د قلم د څوکے نه پاتے شوے وی یا Clerical mistake وی، مونږ به هغه اوګورو خو مونږ سره چه کوم راغلی دی، هغه دو سو بائیس دی او که دا سے Clerical mistake وی نو هغه به مونږ اوګورو، ډیپارټمنټ سره به خبره اوکړو چه څومره وی په ګراونډ باندے، هم هغه کمیټئ به وی، که دو سو ستره وی، که دو سو بائیس وی۔

مفتی کفایت الله: سپیکر صاحب، دا کمیټئ ته حواله کړئ ځکه چه دا پینځه کمیټئ دیکبنے کمے دی۔

جناب سپیکر: د دے تاسو پوره Investigation اوکړئ چه کوم ځائے کبنے فرق راغلے وی، منسٹر صاحب د بله ورځ بیا مونږ ته اووائی۔ شکریه جی۔

وزیر برائے زکواۃ و عشر: بالکل جی مونږ به دا اوګورو چه کوم ځائے کبنے فرق دے۔

جناب سپیکر: دا Dispose of شو۔ تاج محمد ترند صاحب۔

(شور)

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او تاسو لیکلے راوړئ، بیا به زهٔ هغه اوکړم کنه۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: In writing ئے راوالیږئ کنه جی۔ د هر څیز طریقه ده، تاسو خو زوړ حکومت کړے دے۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: رول 28 کمیټۍ سره Related نه دے، هغه ډسکشن دے۔ جی ترند صاحب۔

جاری

* 169 -تاج محمد خان ترند: کیا وزیر برائے عشر وزکواۃ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت نے فضل الٰہی کو ضلع چیئرمین زکواۃ بٹگرام مقرر کیا تھا؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ جناب فضل الٰہی کی وفات کے بعد ان کے بیٹے ظہیر کو ضلعی زکواۃ بٹگرام کا چیئرمین مقرر کیا گیا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

I۔ مذکورہ دونوں ضلعی چیئرمینوں کے دور میں کتنا فنڈ ضلع کو دیا گیا؛

II۔ فنڈ کے علاوہ دیگر اشیاء میں کیا کچھ دیا گیا؛

III۔ ضلع میں تقسیم کا طریقہ کار نیز زکواۃ فنڈ اور دیگر اشیاء جن لوگوں میں تقسیم کی گئی ہیں، ان کے نام، ولدیت اور مکمل ایڈریس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر برائے عشر وزکواۃ: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) I۔ دونوں ضلع چیئرمینوں کے دور میں دیئے گئے زکواۃ فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	زکواۃ فنڈ کی مدات	فضل الٰہی کے دور کی وصول شدہ رقم	ظہیر عباس کے دور
i	گزارہ الاونس	5116000	10234800
ii	عید گرانٹ	477000	953000
iii	سکول/کالج وظائف	1535000	
3068000 iv	صحت		512000
		1024000	

v	دینی مدارس	682000	1364000
vi	چھوٹی آبادکاری	341000	684000
vii	جہیز فنڈ	340000	690000
viii	ٹیکنیکل ایجوکیشن	2362000	5170000
ix	مستقل آبادکاری	5910000	Nil
	ٹوٹل	1,52,75,000	2,31,87,800

اا۔ فنڈ کے علاوہ دیگر اشیاء میں کچھ نہیں دیا گیا۔

ااا۔ مرکزی زکواۃ کونسل کے منظور شدہ طریقہ کار کے مطابق ضلع میں زکواۃ فنڈ مقامی زکواۃ کمیٹیوں اور اداروں کے توسط سے مقررہ شرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ مذکورہ ادوار میں جن لوگوں میں زکواۃ فنڈ تقسیم کیا گیا ہے، ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب تاج محمد خان ترند: سر، په دیکښے زما ضمنی سوال دا دے، اوس زما نه مخکښے حافظ اختر علی صاحب دا خبره اوکړه چه موجوده کومے کمیټۍ جوړے شوی دی، هغه په سیاسی بنیادونو باندے جوړے شوی دی او د زکواة چه کومے کمیټۍ جوړیږی، هغه به غیر جانبدار خلقو باندے مشتمل وی۔ جناب سپیکر، زما دا سوال چه کوم دے، دا د ایم ایم اے دور کښے چه کوم زمونږه ضلعی چیئرمین وو، د هغه باره کښے دے چه زکواة د پاره غیر جانبداری ضروری ده۔ بیا فضل الهی چه کوم وو، د هغه خو د یو سیاسی پارټۍ سره تعلق وو، هغه په کوم بنیاد باندے د ضلع چیئرمین جوړ شوے وو؟ بیا جی په دیکښے عجیبه خبره دا ده چه هغه د خدائے اوبخښی، وفات شو د چیئرمینی په دوران

کبنے ، نو د هغه د وفات نه پس د هغه ځوے په کوم بنیاد باندے د ضلع چیئرمین جوړ شو؟ دے سره سره جی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Any other question?

جناب تاج محمد خان ترند: جی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Short, short question۔

جناب تاج محمد خان ترند: ما له چه دوئ کوم لسټ راکړے دے جی، جناب سپیکر، ما ته چه کوم دوئ لسټ راکړے دے، د مستقل آباد کارئ یو سکیم دے، د زکواة نه چه هغه خلقو ته فنډنگ کیږی چه څوک واړه واړه کارونه کول غواړی نو په هغے کبنے چه کوم دوئ لسټ راکړے دے، چا سره ئے لیکلی دی چه دا شاپ کیپر دے، چا سره ئے لیکلی دی چه دا څه کارروبار کوی، دا ټول جی په دروغو باندے مشتمل دی۔ زهٔ چه جی دوئ کبنے کوم خلق پیژنمه نو هغه نه شاپ کیپران دی او نه ئے نور څه کارروبار شته، دا صرف پسند او نا پسند باندے دا پیسے ورکړے شوی دی یو یو کس ته بیس هزار، دس هزار، نو زما دا گزارش دے جی چه دا د کمیټئ ته حواله شی چه د دے پوره انکوائری اوشی ځکه چه زکواة د غریبانانو شے دے او هغه مستحقینو ته نه دے ملاؤ شوے نو ضروری ده جی چه د دے د انکوائری اوشی۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ میرا ایک ضمنی سوال تھا جناب سپیکر، ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ زکواۃ کمیٹی کا جو چیئر مین ہوگا، وہ کسی سیاسی پارٹی سے بھی نہیں ہوگا اور اس میں کچھ سیاست Involve نہیں ہوگی اور یہاں تو یہ موروثی Show کیا گیا ہے کہ باپ فوت ہوا ہے اور اس کے بعد بیٹے کو چیئر مین بنایا گیا ہے۔ یہ تو اتنا Blunder کیا گیا ہے اور یہ کونسا انصاف ہے اور یہ کونسے انصاف کے تقاضے پورے کرتا ہے کہ ضلعی زکواۃ کمیٹی کا چیئر مین فوت ہو جاتا ہے تو اس کے بیٹے کو پھر چیئر مین بنا دیا جاتا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، ستا څه دی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، د دے سوال جز (ج) (III) جی، وزیر صاحب د متوجه شی، "ضلع میں تقسیم کا طریقہ کار نیز زکواۃ فنڈ اور دیگر اشیاء جن لوگوں میں تقسیم کی گئی ہیں، ان کے نام، ولدیت اور مکمل ایڈریس کی تفصیل فراہم کی جائے"، دوئ جی دا کړی دی چه جواب، سوال کے مطابق نہیں دیا گیا، زکواۃ فنڈ اور دیگر اشیاء جن لوگوں میں تقسیم کی گئیں، ان کے نہ نام ہیں، نہ ولدیت ہے، نہ ایڈریس ہے جبکہ جواب میں یہ تفصیل فراہم نہیں کی گئی بلکہ جن ضمیموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، وہ ضمیمے غائب ہیں جی۔ انہوں نے کہا ہے کہ ضمیمہ نمبر ا، ضمیمہ نمبر اور وہ بھی غائب ہیں جی، ضمیمے یہاں موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے ہمیں اندھیرے میں رکھنے کی کیوں کوشش کی ہے اور جو چیز مانگی گئی انہوں نے کیوں Provide نہیں کی؟

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی زمین خان۔ زمین خان کا مائیک آن کریں۔

جناب محمد زمین خان: شکریه، جناب سپیکر۔ هم دغه کښے زما ضمنی کوئسچن دا دے چه دے سره دوئ کوم لیکلی دی چه "ان کی درجہ ذیل تفصیل منسلک ہے۔ گزارہ الاؤنس و عید الاؤنس ضمیمہ (الف)"، نو هغه ضمیمه (الف) نشته، ضمیمه (ب) نشته، (ج) نشته، دغسے جی که کوئسچن نمبر 99 ته راشو نو په دیکښے هم جواب نمبر ایک، دیکښے وائی چه "ان ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی سہولت حاصل کرنے والے مستحق افراد کے نام اور مطلوبہ کوائف منسلک ہیں (ضمیمہ الف۔ب)"، خو ضمیمه یوه نشته جی۔ د هر یو سوال سره صرف دا لیکلی دی او ضمیمه نشته۔

جناب سپیکر: د ضمیمے متعلق خو به زۀ درته دا کلیئرنس درکړم، دا دومره لوئے ډیرے دے، په دے باندے دومره خرچه راځی چه دا پرے ما دغه کړے دے۔

جناب محمد زمین خان: نه جی، خرچه خو به راځی خو مونږ ته، ایوان ته خو دا پته او نه لګی چه دا چا ته دغه شوی دی یا۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا چه په یو یو کوئسچن چه داسے خرچه کیږی، دومره خرچه پرے کیږی چه زما خیال دے، دا مناسب نه ښکاری ده۔

جناب محمد زمین خان: یقیناً جی چه په دے باندے ډیره خرچه کیږی د حکومت، قومی خزانه ضائع کیږی خو دا به مونږه دے ته ضائع نه وایو۔ دا د قومی خزانے صحیح او درست استعمال دے چه دے ایوان ته صحیح انفارمیشن راشی او د دے هریو څیز چهان بین اوشی او صحیح فیصله اوشی۔

جناب سپیکر: جی بل څوک؟ ما د دے Approval ورکړے وو چه په دے دومره خرچه مه کوئ او تاسو هم اکثر دومره شے څوک ګورئ هم نه او که څوک دا ضمیمه کتل غواړی نو هغه د چیمبر ته راشی، هغلته به ورته کښینئ او دا به اوګورئ۔ جی بل کوئسچن ضمنی شته؟ جی منسټر صاحب، د نیم نه خو ما خلاص کړے خو بل څوک پکښے درته پاتے شته کنه؟ دغه (الف) باندے څه اوویه، (الف) درته۔

وزیر برائے عشر وزکواۃ: په دے راځم۔ دا جی معزز رکن، تاج محمد ترند صاحب چه کوم سوال کړے دے نو هغه دا سوال دے چه "آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت نے فضل الہی کو ضلعی چیئرمین زکواۃ بٹگرام مقرر کیا تھا" تو "جی ہاں، درست ہے"، فضل الهی د بټګرام چیئرمین وو په تیر وخت کښے او بیا د هغه نه پسته د هغه ځوے ظهیر د بټګرام چیئرمین پاتے شوے دے زمونږ د دور نه مخکښے دے، د مولانا صاحب په دور کښے پاتے شوے دے۔ دا کوئسچن د هغوی سره Related دے، د هغوی په وخت کښے پاتے شوے دے، درے کاله مخکښے پاتے شوے دے۔

جناب سپیکر: نو دا کورنئ د ټولو نه ښه ایمانداره خلق دی؟

وزیر برائے عشر وزکواۃ: دوئ دا سوال کړے دے چه څومره فنډ د هغوی په وخت کښے استعمال شوے دے نو د هغے تفصیل ما سره شته، که تاسو غواړئ چه زهٔ تاسو ته هغه تفصیل بیان کړم نو هغه تفصیل ما سره شته چه د هغوی په دور کښے کوم فنډ استعمال شوے دے-----

(شور)

جناب سپیکر: وزیر صاحب، څه شے دے؟ ما ته وایه جی۔

وزیرزکواۃ: دوئ دا سوال کړے دے چه د هغوی په وخت کښے څومره فنډ استعمال شوے دے ؟ نو فضل الهی په دور کښے یو کروړ، دوه پنځوس لکهه، پینځه اویه زره روپئ استعمال شوے دی او د ځوی په وخت کښے دوه کروړه، یو دیرش لکهه، اووه اتیا زره روپئ هغوی په مختلفو مدونو کښے استعمال کړے دی، دا په هغه دور کښے هغوی استعمال کړے دی۔

جناب سپیکر: دا دے پلار او ځوی په وخت کښے ، د دواړو ؟

وزیر برائے عشروزکواۃ: او جی، دا دوئ چه سوال کړے وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا پلار ئے د ایم ایم اے په وخت کښے چیئرمین وو او دا بل ستاسو وخت کښ وو ؟

وزیر برائے عشروزکواۃ: دا هم په هغه وخت کښے وو۔

جناب سپیکر: دا هم هغه وخت دے ؟

وزیر برائے عشروزکواۃ: دا د هغه وخت سوال دے۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر صاحب، زۀ دا گزارش کوم چه دیکښے دا څومره نومونه راغلی دی، دا فرضی نومونه دی۔ دیکښے فراډ شوے دے، غریبانان چه کوم وو، هغوی ته هغه پیسے نه دی ملاؤ شوے ، خاصکر جی دا Permanent چه کوم د دوئ دا Rehabilitation scheme دے ، هغے کښے چا ته دس هزار روپئ ورکړے شوے دی، چا ته بیس هزار روپئ۔

جناب سپیکر: ترند صاحب، دا تفصیل تاسو ته کاپی درکړے شوے ده؟

جناب تاج محمد خان ترند: او جی ما سره شته، ما ته ئے کاپی راکړے ده۔

جناب سپیکر: دا تاسو ټول Read کړے ده؟

جناب تاج محمد خان ترند: او جی As a mover ما ته ئے راکړے ده جی۔

جناب سپیکر: اچھا،اچھا۔

جناب تاج محمد خان ترند: خو زۀ د هغے نه مطمئن نه یمه۔ زۀ دا گزارش کوم جی چه دا د کمیټئی ته لاړ شی چه د دے پوره انکوائری اوشی چه دا کوم کسانو ته پیسے ملاؤ شوی دی، هغوی سره به کښنینو۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب۔

وزیر برائے عشر وزکواۃ: زۀ جی دا عرض کوم، دوئ پکښے د مستقل آبادکارئ ذکر کړے دے نو دا مستقل آبادکاری په 2004-05 کښے ختمه شوے وه۔ دا د ملایانو صاحبانو په وخت کښے وه چه شل زره، دیرش زره، تر پنځوسو زرو پورے به روپئ ملاؤیدے خو د هغے استعمال چه کوم دے، هغه اطمینان بخش نه وو، نو هغه مرکزی زکواۃ کونسل ختم کړو نو هغه دور نه دا ختم شوے دے۔ د دے سری، فضل الهی په وخت کښے هغه استعمال شوے دی او د ځوی په وخت کښے بیا دا پروگرام ختم شوے وو، نو هغه دا نه دے کړے۔ اوس هم دا مونږ سره نشته، مستقل آبادکاری، دا په هغه وخت کښے وو، د هغے غلط استعمال شوے وو نو مرکزی کونسل هغه ختم کړے دے خو مونږ بیا Proposal لیږلے دے چه دا د بحال کړے شی۔ که یو سړی غلط کار کړے وی، یو ادارے یا یو کس غلط کار کړے وی، نو پکار خو دا نه ده چه دا ختم کړے شی ځکه چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب، د هغوی سوال دا دے چه کمیټئی ته، نو ستا اعتراض خو نشته؟

وزیر برائے عشر وزکواۃ: سپیکر صاحب، زۀ عرض کوم۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 169, asked by the Honourable Member be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Ayes have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب تاج محمد خان ترند: او مونږ غواړو سپیکر صاحب، چه مونږ هم پکښے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه، ټهیک شوه جی۔ مسرت شفیع بی بی۔ مسرت شفیع ایډوکیټ، کوئسچن نمبر 193۔

* 193 - محترمہ شفیع ایڈوکیٹ: کیاوزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسوان ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ کیلئے وومن ریسورس سنٹر کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(ا) مذکورہ پراجیکٹ وومن کونسلر کے زیر سایہ کیوں نہیں ہے حالانکہ یہ فنڈ وومن کونسلرز کیلئے مختص تھا;

(اا) جس جگہ (آراضی) پر مذکورہ وومن ریسورس سنٹر تعمیر ہوا ہے، وہ غیر قانونی طور پر ایک لوکل این جی او کو لیز پر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے تنازعہ بنا ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): جا (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں جی۔ڈی۔جی گرانٹس جی۔آر۔اے۔پی کے فنڈ سے سوشل ویلفیئر سکل ڈویلپمنٹ اور وومن ریسورس سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور جولائی 2008 سے باقاعدہ کام کر رہا ہے۔

(ب) (1) یہ پراجیکٹ لیڈی کونسلر کی منظور شدہ قرارداد کے تحت باقاعدہ ٹیکنیکل سینکشن اور Approved estimate منظور شدہ پی سی ون اور پی سی فور کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر کے سپرد کر دیا گیا ہے اور لیڈی کونسلر سوشل ویلفیئر کی نگرانی میں جون 2008 سے وہاں ریسورس سنٹر چلا رہی ہیں۔

(2) جہاں تک آراضی این جی او کو لیز پر دینے کی بات ہے، اس کی ضلع ایڈمنسٹریشن نے مذکورہ این جی او کے ساتھ ضلعی کونسل کی قرارداد کی روشنی میں پانچ سال کا باقاعدہ معاہدہ کیا ہے، یہ معاہدہ ڈائریکٹ ڈی سی او کے آفس سے جاری ہوا، جس میں محکمہ سوشل ویلفیئر فریق نہیں ہے حالانکہ یہ جگہ ضلعی حکومت کو ایک نوٹیفیکیشن کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر کی Activities کیلئے محکمہ ورکس اینڈ سروسز نے دی تھی۔ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: سپلیمنٹری دغه کښې زۀ دا خبره کول غواړم چه دیکښې چه کوم جواب ما ته ملاؤ دے چه وومن ریسورس سنټر جوړ دے، دا بالکل صحیح ده۔ دا خبره ټهیک ده خو دیکښې چه کومه مین خبره ده، هغه دا ده چه دیکښې اوس په کوهاټ کښې یو غټه مسئله جوړه شوے ده، دا چه په کوم ځائے باندے جوړه شوے ده، وومن ریسورس سنټر، دے باندے بائیس لاکھ روپئ اولیګیدے، بلډنګ پرے جوړ شو، د هغے نه پس دا تنازعه رااووته چه دا یو

پرائیویټ لوکل این جی او ده۔ او سابقه ډسټرکټ ناظم دے، د هغوی مسسز ده، هغوی په خپله نامه باندے لیز کړے دے او دیکښے چه څومره ادارون کار کوؤ، هغے کښے بی ایچ یو شامل وو، ووکیشنل ټریننګ سنټر شامل وو، مختلف کمپیوټر اکیډمیانے پکښے شامل وے، هغه ټولے Recently یو دوه، درے میاشتے کیږی چه هغه ټولے ئے هغے نه اویستے، صرف یو یو ووکیشنل ټریننګ ئے ورکښے پریښودو باقی چه کوم وومن ریسورس سنټر جوړ دے، بائیس لاکھ روپئ پرے باندے خرچ شوے دی او د ډسټرکټ ګورنمنټ ملکیت دے، د هغے پراپرټی ده، ډسټرکټ کونسلرے د هغے سره ډیره خواری کړے ده، یو شے ئے سټارټ کړے دے، په هغے باندے تنازعه جوړه شوه چونکه دا زمکه په لیز باندے اغستلے شوے ده، یو پرائیویټ لوکل این جی او اغستے ده نو په دے باندے چه څومره شوی دی، دا هر څه زمونږ دی او مونږ دا د پینځو کالو د پاره اغستے ده۔

جناب سپیکر: اوس بی بی، ستاسو کوئسچن په څه دے؟

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیٹ: زمونږ کوئسچن دا دے چه د دے Matter د انکوائری اوشی، دا یوه ډیره غټه مسئله ده ځکه چه د ګورنمنټ د پراپرټی Misuse شوے دے، Misuse of power شوے دے۔ یو ډسټرکټ ناظم او یو ډی سی او د هغه ټائم والا د خپل اختیاراتو نه تجاوز کړے دے، یو ګورنمنټ پراپرټی Only په Ten thousand باندے ئے ورکړے ده، د دے انکوائری د اوشی۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ جی مفتی صاحب۔

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیٹ: زما خو جی خبره Complete نه ده۔

جناب سپیکر: وایئ کنه، مختصر وایئ جی، ډیر کوئسچنز پاتے دی۔

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیٹ: دیکښے جی زهٔ مزید دا Add کول غواړم، خبره پوره نه ده۔ بله خبره دا ده چه زهٔ دا ریکوئسټ کوم چه د دے انکوائری د اوشی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه کنه جی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: او دیکښے چه کوم خلق Involve وی، که هغه ډی سی او دے، که هغه سابقه ډسټرکټ ناظم دے-----

جناب سپیکر: ټهیک شوه، ټهیک شوه کنه جی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: چه څوک څوک دی، د دے سزا د ورته ملاؤ شی۔ شکریه۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، صرف کوئسچن، Only question۔

مفتی کفایت اللہ: دے باندے کوئسچن دا دے جی-----

جناب سپیکر: یو تاسو لیټ راغی او بیا په هر یو څیز باندے دومره وخت اخلئ چه د دے ټولو ممبرانو سوالونه به پاتے شی۔ ایجنډا به هم پاتے شی نو لږ مختصر ئے کړئ۔

مفتی کفایت اللہ: دا د سوال جز (ب) د پارټ ټو په جواب کښے اس معاملے میں جو تفصیلات فراہم کی ہیں، اس سلسلے میں میرا سوال محکمے کے متعلق ہے کہ اگر ڈی سی او اور ناظم کی ملی بھگت سے ایک عمارت این جی او کو دی گئی تو وہاں جو محکمہ ہے، سوشل ویلفیئر اینڈ وومن ڈویلپمنٹ کا، ان کا کیا رول تھا، انہوں نے احتجاج کیوں نہیں کیا؟-----

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر فنا صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: اور اپنے سیکرٹری کو انہوں نے کیوں مطلع نہیں کیا؟

ڈاکٹر اقبال دین: زهٔ هم دا وایمه لکه څه رنګه چه دوئ اووئیل، د دے انکوائری د اوشی، پته د اولګی چه پینځو کالو د پاره پولیس باندے یو دوه کسان ولے دومره حاوی شول؟

جناب سپیکر: جی ټهیک شوه۔ جی بی بی، صرف ضمنی کوئسچن جی، Only question جی۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: د دے کوئسچن دا (ب) پارټ چه دے جی، په دیکښے کوئسچن شوے دے چه "مذکورہ پراجیکٹ وومن کونسلر کے زیر سایہ کیوں نہیں ہے حالانکہ یہ فنڈ وومن کونسلرز کیلئے مختص تھا"،جناب سپیکر، په دیکښے ضمنی کوئسچن زما دا دے چه اس کی پالیسی کیا ہے؟آیا فنڈ وومن کونسلر کو ملے گا یا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو؟

جناب سپیکر: جی،بی بی ستارہ ایاز صاحبہ۔

وزیر برائے سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں: جناب سپیکر، لکه ځنګه چه ما مخکښے هم دا اووئیل چه دا ګرانټس چه وو، دا پراونشل ګورنمنټ ته نه وو دغه شوے، دا ډائریکټ ډسټرکټ ګورنمنټ په تهرو شوے دے۔ که دا دوئ ورکړے هم دے، دا مسئله ځنګه چه زما خور اووئیل، مونږه پخپله په دے باندے انکوائری اوس کښینولے ده او دا د این جی او والا او دا ټولے قصے، ډسټرکټ ګورنمنټ دا Basically Decisions اغستی دی او مونږه پکښے بالکل Involve نه وو هغه ټائم کښے هم او اوس پکښے چه کله مونږه فیډرل ګورنمنټ ریکوئسټ اوکړو او ځنګه چه دوئ راغلل او زمونږ ایم پی ایز صاحبان نور راغلل نو اوس په دے باندے مونږه هم انکوائری کښینولے ده خو زهٔ Agree کومه د خپلے خور دے خبرے سره چه که په دے باندے مونږه دا کمیټئی ته ورکړو چه Proper inquiry پرے اوشی چه مخکښے ولے د هغه وخت ګورنمنټ دا غلط یو لیز ورکړے دے، د ګورنمنټ پراپرټی ئے ولے غلطه ورکړے ده؟ په دے د انکوائری اوشی۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: او هغه زما د سوال جواب؟

وزیر برائے سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں:او جی هغه خو ما اووئیل چه دا ډسټرکټ او جی دا ټول۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: هغه خبره خو پاتے شوه۔

وزیر برائے سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں: ګوری جی، تاسو دا سیکنډ کوئسچن دغه کړو، ما خنګه چه اووئیل چه دا ډسټرکټ ګورنمنټ کړی دی، مونږه پرے اوس خبره کوؤ۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، دا خبره ختمه کړئ۔ انکوائری پرے هسے هم دغه کوؤ نو۔

Is it the desire of the House that the Question No. 193, asked by the Honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Mohtarama Zarqa Bibi, Question No. 196.

* 196 - محترمہ زرقا: کیا وزیر برائے زکواۃ و عشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ قانون کے مطابق زکواۃ کمیٹی کا چیئرمین الیکشن کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ زکواۃ کمیٹی کے چیئرمین کیلئے صوم و صلوۃ کا پابند، دیانتدار اور غیر سیاسی ہونا ضروری ہے، نیز وہ غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع نوشہرہ میں چیئرمین زکواۃ کا انتخاب کیسے عمل میں لایا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد زرشید خان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی نہیں، چیئرمین ضلع زکواۃ کمیٹی کا انتخاب الیکشن کے ذریعے نہیں کیا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) قانون زکواۃ و عشر مجریہ 1980 کی دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت چیئرمین ضلع زکواۃ کمیٹی کی تقرری بذریعہ نامزدگی عمل میں لائی جاتی ہے جس کا اختیار صوبائی زکواۃ کونسل کو حاصل ہے۔ اس ضمن میں مقررہ طریقہ کار کے مطابق متعلقہ ضلع رابطہ آفیسر، ڈی سی او سے ضلع کے رہائشی، اچھے کردار کے مالک، اسلامی شعائر کی خلاف ورزی نہ کرنے والے، مستحکم مالی حیثیت کے حامل اور سیاسی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہونے والے افراد کے ناموں اور کوائف کی فہرست حاصل کرکے صوبائی زکواۃ کونسل کو برائے غور و

خوض و منظوری پیش کی جاتی ہے۔ ضلع زکواۃ کمیٹی نوشہرہ کے چیئرمین کی نامزدگی بھی مندرجہ بالا طریقہ کار کے مطابق عمل میں لائی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

محترمہ زرقا: جی سر، زما سپلیمنٹری کوئسچن دا دے چہ دوئ وئیلی دی چہ دا بہ غیر سیاسی وی خو د نوښار ضلع چیئرمین چہ دے، هغه خو یو سیاسی کس دے۔ هغه یو پیره ایم پی اے پاتے شوے دے، اوس 2008 کښے هغه ایم این اے الیکشن هم حلقه نمبر پانچ نه کړے دے او بله خبره دا ده، زما دویم کوئسچن دا دے چه آیا دیکښے سیاست Involve نه دے؟ بل کوئسچن مے دا دے چه د نوښار ریکارډ د راوخستلے شی او هغے کښے د اوکتلے شی چه لوکل چیئرمینان چه وو، هغه باقاعده د ووټنګ په ذریعے راغلی وو خو اوس یو سیاسی پارټئ خپلے مرضئ باندے خپل کسان راوستی دی۔ دریم کوئسچن مے دا دے چه ضلعی سیکرټریان چه وو، دوئ خپل سیکرټریان ترے نه منتخب کړل، خپل سیاسی کسان ئے پریښودل او غیر سیاسی چه د دوئ د پارټئ نه وو، هغه ئے د نوکری نه سبکدوش کړل او هغوی اوس بیروزګاره دی او څلورم کوئسچن مے دا دے چه آیا یو دفتر کښے د دے خبرے اجازت شته چه هغه کس به خپل سیاسی نشان د پاره خپله ټوپئ استعمالولے شی یا هغه په دے ټوپئ کښے دفتر ته راتلے شی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر زکواۃ، پلیز۔

وزیر زکواۃ و عشر: جناب سپیکر، محترمہ زرقا بی بی نے سوال اٹھایا ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ قانون کے مطابق زکواۃ کمیٹی کا چیئرمین الیکشن کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے"، تو اس کا جواب یہ ہے کہ " جی نہیں، چیئرمین ضلع زکواۃ کمیٹی کا انتخاب الیکشن کے ذریعہ نہیں کیا جاتا"۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا سپلیمنټری کوئسچن جواب غواړی جی، سپلیمنټری کوئسچن۔

وزیر زکواۃ و عشر: جی جی، بیا دوئ دا خبره کړے ده چه دا چیئرمین کوم طریقه کار دے، نو ما مخکښے هم عرض اوکړو چه ضلعی چیئرمینان چه کوم دی، هغوی د صوبائی زکواۃ کونسل په اختیار کښے دی او صوبائی زکواۃ کونسل د هغوی تقرری کوی، د هغوی جانچ پړتال کوی، Scrutiny کوی، هغوی معلومات کوی،

هغوی د Intelligence ادارو په ذریعه مکمل معلومات اوکړی، په هغے کښے علماء ناست وی، په هغے کښے ججان صاحبان ناست وی نو هغے نه پس هغوی د چیئرمین انتخاب کوی۔ نو زمونږ په هغه کونسل باندے دا اعتماد دے چه هغوی د کومو چیئرمینانو انتخاب کړے دے نو ظاهره ده چه هغه خلق هم پاکباز خلق هلته ناست دی نو هغوی به د دے ټهیک ټهاک انتخاب کړے وی او ټولو ضلعو کښے داسے خلق شته۔

محترمه زرقا: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نه، دوئ یو بل تپوس کړے وو د سیکرټریانو باره کښے ، سیکرټریانو باره کښے بی بی-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، دیکښے خو-----

جناب سپیکر: اودریږه Mover لږ Satisfy شی۔ Mover هغوی دی کنه، تاسو د هر چا دغه کښے مه پاخیږئ۔ جی، بی بی۔

محترمه زرقا: خپلے پارټئ والا سیکرټریان ئے پریښودلی دی او د نور پارټو والا چه دی، هغه ئے د نوکرو نه سبکدوش کړی دی۔

جناب سپیکر: هغه ئے اخوا کړی دی؟

محترمه زرقا: او جی، بلکه باقاعده داسے کار شوے وو چه هغوی ئے راغوښتلی وو او هغوی ته ئے وئیل چه تاسو به باقاعده اعلان کوئ چه مونږه دے پارټئ کښے ، او په خپل کور به جهنډا لګوئ۔

جناب سپیکر: وائی چه سیکرټریان تاسو اخوا کړی دی۔

وزیر زکواۃ و عشر: دیکښے خپلو کښے چه ځومره سیکرټریان وو نو هغه د یو مخصوص پارټئ سیکرټریان وو۔ اوس هم په ځنی ځایونو کښے د هغوی معاهدے نه دی ختمے شوے نو هغه سیکرټریان هلته اوس هم د هغه پارټو شته، هغه تیر چه چا سره د زکواۃ ډیپارټمنټ وو۔ اوس چه کوم سیکرټریان اخستے شی نو په هغے کښے د هیڅ هم دا خاطر کښے مونږ نه راولو چه دا د یوے پارټئ

راشی، هغه کهلاؤ په میرټ باندے هغوی راولی چه څوک هم هلته کښے د هغے اهل وی نو هغه سیکرټری مقرر کړی۔

جناب سپیکر: جی، بس جی، د وزیر جواب نه پسته خبره ختمه شی جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، وزیر صاحب د د دے خبرے جواب راکړی چه ایم پی اے کله د زکواة کمیټئ چیئرمین جوړوی نو هغه سیاسی نه وی، یو سیاسی سړے ولے راولی؟-----

(شور)

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری جی، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟ منسٹر صاحب کے جواب سے پہلے آپ کیوں نہیں اٹھتے تھے؟ اب اس پر ختم ہو چکا ہے۔ Next question ہے، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

* 217 - جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر برائے سماجی بہبود از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کو سال رواں 09-2008 میں ضلع ڈیرہ کیلئے مختلف گریڈ میں آسامیوں کی منظوری بجٹ سیشن کے دوران دی گئی تھی؛

(ب) آیا مذکورہ آسامیوں کیلئے باقاعدہ طریقے سے اخبار میں اشتہار، ٹیسٹ اور انٹرویو کا مروجہ طریقہ اپنایا گیا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) 09-2008 کے دوران منظور شدہ آسامیوں کی تفصیل کے علاوہ ان آسامیوں پر بھرتی شدہ افراد کے نام، پتے اور دیگر کوائف فراہم کئے جائیں، نیز اس حوالے سے اشتہار، ٹسٹ اور انٹرویو وغیرہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں): ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی نہیں ہوئی کیونکہ محکمہ خزانہ کی طرف سے فنڈز کی منظوری نہیں ہوئی۔ جونہی محکمہ کی طرف سے فنڈز کی منظوری ہو گی، بھرتی مروجہ طریقہ کار کے مطابق کی جائے گی۔

(ج) (1) آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) ووکیشنل ٹیچر۔

(ii) نائب قاصدہ۔

(iii) چوکیدار۔

(2) جواب کیلئے جز(ب) ملاحظہ ہو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ (ج) کے جواب میں وہ لکھتے ہیں کہ جو Vacancies-----

(شور)

محترمہ زرقا: جناب سپیکر، زۂ خو خپله هم مطمئن نه یمه۔ زما د خبرے جواب ملاؤ نه شو او دوئ-----

(شور)

جناب سپیکر: بی بی، اوس دویم کوئسچن ته لاړه خبره، تۀ بیا په دے بل سوال اوکړه۔

Mr. Speaker: Any Supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، اس میں میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ یہ جو جز(ج) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ ان آسامیوں پر بھرتی جو ہے، خزانے نے منظوری ہی نہیں دی، پہلے تو سر، یہ ہے کہ یہ بات غلط ہے۔ جز(ب) کے جواب میں وہ لکھتے ہیں کہ جب خزانہ منظوری دیگا تو ہم بھرتی کریں گے اور دوسرا 09-2008 کے دوران جو انہوں نے ووکیشنل ٹیچر، نائب قاصدہ اور چوکیدار کی آسامیاں Show کی ہیں تو سر، میں اپنے ساتھ یہ لایا ہوں 'Schedule of new expenditure'، یہ اسمبلی کی Document ہے، محترمہ نے اس کو پیش کیا ہے، اس کے Page Nos. 491-92 میں جو نئی پوسٹیں ہیں، ان میں وارڈن ہے، دو ٹیچرز ہیں، تھیالوجی ٹیچر ہے، ووکیشنل ٹیچر ہے، چوکیدار ہے، کک ہے، نائب قاصدہ ہے، سویپر ہے تو سر، یہ آسامیاں جو ہیں، ان آسامیوں پر انہوں نے بھرتی کی ہے اور اسمبلی کو جو انہوں نے جواب بھیجا ہے، وہ غلط ہے۔ سپیکر صاحب، یہ تو اسمبلی کی Document ہے، میری تو نہیں ہے، اگر آپ اس کو دیکھنا چاہیں، اس کا Page No. 492 ہے۔

جناب سپیکر: یہ کونسا پیپر ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ بجٹ کے دوران جو آپ جتنی پوسٹیں-----

جناب سپیکر: اچھا بجٹ پیپر ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جتنی پوسٹیں Create کرتے ہیں تو اسمبلی کے سامنے آپ کو رکھنی ہوتی ہیں کہ ان کی اتنی تنخواہیں آئیں گی تو سر، انہوں نے جو تنخواہیں اور بندے دیئے ہیں کہ تین پوسٹیں، تین نئی ہیں سر، یہ مل ملا کے کوئی سات آٹھ پوسٹیں بنتی ہیں اور وارڈن کا بھی یہاں پر ذکر ہے اور انہوں نے وہاں پر بندہ بھی بھرتی کیا ہے، منظور حسین اس کا نام ہے تو میری گورنمنٹ سے یہ درخواست ہے کہ مہربانی کر کے اس کو کمیٹی کو ریفر کر دے۔ ٹھیک ہے سر، اگر اسمبلی کے سامنے اس قسم کے ریکارڈ آئیں گے تو میرے خیال میں اسمبلی کی توہین ہے۔

جناب سپیکر: جی بی بی، جواب دیدیں۔ ستارہ ایاز بی بی۔

وزیر برائے سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں: انہوں نے جو پوچھا ہے 09-2008 میں ڈی آئی خان میں جو آسامیاں ہیں تو جو آسامیاں ہمارے پاس ڈی آئی خان میں تھیں، وہ ووکیشنل سنٹر کیلئے تھیں جی، ہمارے پاس اور ووکیشنل سنٹر میں جو گورنمنٹ کے ہیں، وہ ابھی آپ یہ والے بتا رہے ہیں ہمارے پاس جو ہے، یہی ہے کہ جی اس میں ووکیشنل ٹیچر، نائب قاصدہ اور چوکیدار ہیں، وہ صرف ہمارے ڈی آئی خان میں نہیں بلکہ جہاں جہاں اس وقت ہمارے ووکیشنل سنٹرز ہیں اور یہ محکمہ خزانہ کے پاس، یہ اے ڈی پی میں تو Approve ہو گیا ہے لیکن پھر جو اس کا اپنا طریقہ کار ہے، اس کو ہم نے Follow کیا ہے۔ وہ ابھی جیسے ہی وہاں سے ان پوسٹوں کی Approval آ جاتی ہے کہ جی آپ جائیں اور اس سے پھر ہم ان کی تنخواہیں دے سکتے ہیں۔ ویسے تو اگر ہم ان کو Hire کرینگے تو تنخواہیں ہم کہاں سے دینگے؟ اور یہی جو ہے، یہ باقاعدہ اخبار میں دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ابھی پوسٹوں کی Approval نہیں آئی ہے؟

وزیر برائے سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی نسواں: جی نہیں، پوسٹوں کی Approval ڈی آئی خان کی نہیں آئی ہے لیکن وہ Under consideration ہے۔ میرے خیال سے چند دنوں میں آ جائے گی اور یہ جی پھر باقاعدہ اخبار میں Advertise ہو گا۔ جب وہاں سے اگر آپ کو کچھ اسطرح کا ہے کہ نہیں ہوا ہے تو بیشک آپ کمیٹی میں دیدیں اس کو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جناب سپیکر، اسے کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی گورنمنٹ ویسے بھی Agree ہے، اسے کمیٹی کو ریفر کر دیں۔ انہوں نے Agree کیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی Approval بھی نہیں آئی تو کیا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ بجٹ ڈاکومنٹ ہے۔ بجٹ ڈاکومنٹ ہے سر، میں نے اس سے جو پوچھا ہے انہوں نے ووکیشنل ٹیچر-----

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 149, asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ 149 نہیں ہے، یہ ہے 217۔

Mr. Speaker: 217, it is repeated again, is it the desire of the House that the Question No. 217, asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Again Israrullah Khan Gandapur Sahib Question No. 149.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں یہ ہے کہ ایک تو متعلقہ منسٹر صاحب نہیں ہیں اور دوسرا سر، میری اس میں یہ گزارش ہے کہ محکموں کا اگر یہ طریقہ کار ہے کہ وہ بالکل ہی مکر جاتے ہیں، ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس والے پیسے لیکر ان کی Filling کرا رہے ہیں تو میری یہ درخواست ہو گی کہ اگر گورنمنٹ Agree کرے، اس کو پینڈنگ رکھ لے، یہ تو بجٹ بک پر میرے پاس ایک Evidence تھا، میں ساتھ لایا ہوں، وہ منسٹر صاحب آئیں تو پھر اس کو Take up کرلیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر فنانس نہیں ہیں، یہ پینڈنگ ہو گیا۔ پینڈنگ۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: You want to answer this?
Minister for Industries: Yes.
Mr. Speaker: O.K.

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس پر تو ابھی رولنگ آ گئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں بس ٹھیک ہے، رولنگ ایک دفعہ آچکی ہے اور ویسے بھی رولنگ واپس لینا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ ملک قاسم صاحب، کوئسچن نمبر 237۔

* 237 - ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ نے مالی سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران ضلعی حکومت، کرک کے مختلف محکموں کے سرکاری اہلکاروں کو ٹی-اے / ڈی اے اور میڈیکل ایم آر سی کی مد میں رقم ادا کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ مد (ون) میں کل کتنی رقم ادا کی گئی ہے، نیز جن اہلکاروں کو ادائیگی کی گئی ہے، ان کے محکموں کے نام، عہدہ اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ دونوں مالی سالوں کے دوران ٹی اے / ڈی اے اور میڈیکل ایم آر سی کی مد میں جتنی رقم ریلیز کی گئی ہے، آیا وہ میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے یا ذاتی پسند و ناپسند کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ اگر پسند و ناپسند کی بنیاد پر دی گئی تو حکومت کب تک ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خزانہ (جواب وزیر صنعت و حرفت نے پڑھا): (الف) صوبائی محکمہ خزانہ کی جانب سے ہر سال صوبائی فنانس کمیشن کے مروجہ فارمولہ کے تحت ضلعی حکومتوں کو تنخواہ (Salary)، غیر تنخواہ (Non-salary) اور ترقیاتی اخراجات کی مد میں رقم فراہم کی جاتی ہے۔ تنخواہ کی مد میں رقم ماہانہ بنیاد پر جبکہ غیر تنخواہ اور ترقیاتی اخراجات کیلئے رقم سہ ماہی بنیادوں پر فراہم کی جاتی ہے۔ ضلعی حکومتیں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 05-2001 اور بجٹ رولز 2003 کی روشنی میں مروجہ طریقہ کار کے مطابق یہی رقوم مختلف مدات کیلئے بعد از منظوری ضلع کونسل ضلعی محکماجات کو تفویض کرتی ہیں۔ ان مدات میں میڈیکل ایم آر سی تنخواہ کی مد سے تعلق رکھتا ہے جبکہ ٹی اے / ڈی اے غیر تنخواہی مد (Non-salary) سے تعلق رکھتا ہے۔ ضلع کرک کو مالی سال 07-2006 اور 08-2007 میں جو فنڈز صوبائی حکومت کی جانب سے بطور Salary اور Non salary فراہم کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	تنخواہ (Rev. Est)	غیر تنخواہ۔
2006-07	809.506	58.915
2007-08	938.105	84.463

مزید ضلعی حکومت کی فراہم کردہ تفصیلات کے مطابق ایم آر سی اور ٹی-اے/ڈی-اے کی مدات میں ضلعی محکموں کو درج ذیل رقوم مہیا کی گئی:

مالی سال	ایم آر سی	ٹی اے۔ڈی اے۔
2006-07	8,845.290	5,072.310
2007-08	11,345,530	3,859.100

(ب) (ا) مذکورہ مدات یعنی میڈیکل ایم آر سی اور ٹی اے ڈی اے کیلئے ضلعی محکمہ جات کو جو رقم ضلعی حکومت کرک نے فراہم کی ہے، اس کی تفصیل ملاحظہ کی جا سکتی ہے، تاہم جن اہلکاروں کو میڈیکل ایم آر سی اور ٹی۔اے/ڈی۔اے کی رقم الاٹ کی گئی ہے، اس کی تفصیل ضلعی حکومت کرک نے متعلقہ ضلعی محکمہ جات کے ای ڈی اوز اور ڈی ڈی اوز سے طلب کی ہے جو کہ بعد از وصولی ملاحظہ کیلئے پیش کی جائے گی۔

(اا) ڈی سی او کے مطابق ضلعی حکومت کرک نے افسر مجاز کی منظوری کے بعد مالی سال 2006-07 اور 2007-08 کے دوران میڈیکل ایم آر سی اور ٹی اے/ڈی اے کی مدات میں رقوم صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر مختص کی ہیں، جس میں کسی ذاتی پسند اور ناپسند کا عنصر شامل نہیں ہے اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 و بجٹ رولز 2003 کے تحت حاصل شدہ اختیارات و قواعد کے عین مطابق ہے۔ (تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔)

Mr. Speaker: Any Supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، میرا یہ جو سوال ہے، اس کا جواب بالکل نامکمل ہے۔ اگر آپ دیکھیں جز (ب) میں کہ ڈی سی او صاحب سے طلب کی ہے، وصولی کے بعد ملاحظہ کیلئے پیش کی جائے گی تو میرے سوال کا جواب بھی نامکمل ہے تو اسلئے یہ بھی پینڈنگ رکھا جائے تاکہ مکمل جواب آکر پھر انشاء اللہ اس پر-----

جناب سپیکر: یہ آپ کو Answer incomplete دیا ہے، آپ بھی ایسا کہہ رہے ہیں؟

ملک قاسم خان خٹک: جی ہاں، ریکوئسٹ ہے۔

وزیر صنعت و حرفت: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تو آپ مقابلہ کر سکتے ہیں؟

وزیر صنعت و حرفت: ہاں سر، ایک بات میں کرنا چاہونگا، بس اس کے بعد۔ (قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، سپلیمنٹری پہلے۔ سپلیمنٹری آجائے تو پھر وزیر صاحب جواب دیں گے۔

مفتی کفایت اللہ: سب سے پہلے جی میں وزیر صاحب کو متوجہ کرونگا کہ انہوں نے ہمیں جو اعداد و شمار دیئے تو یہ لکھتے ہیں 58.915، اب یہ روپے ہیں تو یہ اٹھاون روپے بن جاتے ہیں اور اگر یہ ملین ہیں تو یہ پانچ کروڑ اور نواسی لاکھ روپے بن جاتے ہیں انہوں نے نہ ڈالر لکھا ہے، انہوں نے نہ ریال لکھا ہے، انہوں نے نہ روپے لکھا ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے کیا لکھا ہے؟ غیر تنخواہ، تنخواہ مالی سال، میری عرض یہ ہے کہ آخر یہ محکمہ اتنا خود سر کیوں ہو گیا ہے کہ وہ ہمیں روپے یا ملین میں، مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ کیا چیز ہے؟ کوئی ریاضی جاننے والا ہمیں سمجھائے کہ 58.915 کیا چیز ہے؟ یہ ملین ہے، روپیہ ہے یا کیا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے جی کہ یہ جو جز (ب) ہے، یہ بالکل نامکمل ہے۔ طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ جب سوال ہمارا Move ہوتا ہے تو متعلقہ محکمہ اے۔ڈی۔اوز سے اس سوال کا جواب مانگتا ہے، انہوں نے کیا لکھا ہے جی؟ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ "تاہم جن اہلکاروں کو میڈیکل ایم آر ایچ سی اور ٹی اے / ڈی اے کی رقم الاٹ کی گئی، اس کی تفصیل ضلعی حکومت کرک نے متعلقہ ضلعی محکمہ جات کے ای ڈی اوز اور ڈی ڈی اوز سے طلب کی ہے جو کہ بعد از وصولی ملاحظہ کیلئے پیش کی جا سکتی ہے"۔ اس درمیان میں ایک بہت بڑی رکاوٹ آگئی ہے اور وہ ضلعی حکومت، تو کیا ضلعی حکومت ہمیں Verify کریگی، اس کے بعد ہم جواب دیں گے۔ یہ جواب نامکمل ہے، لہذا کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اور کوئسچن تو نہیں ہے؟ جی آپ کا بھی کوئسچن ہے؟

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، زه یوه خبره کال غواړم۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب محمد زمین خان: دا جی Incomplete دے۔

جناب سپیکر: جی Incomplete دے؟

جناب محمد زمین خان: او جی، پکار ده چه دا Complete وی Within ten or fifteen days، Under the rules خو پکار ده چه Within fifteen days مکمل جواب راشی۔ دوئ پخپله په دے خپل جواب کښے لیکی چه یره دا جواب پوره لا نه دے

وصول شوے او چه کله وصول شی نو بیا به ئے پیش کړو نو پکار ده چه دا Complete جواب را شی، بیا دے هاؤس ته را شی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کیا کہتے ہیں اس بارے میں؟

وزیر صنعت و حرفت: اس میں جن معزز ارکان نے اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے تو میں منسٹر فنانس کے Behalf آپ کو یہ Answer بھی دوں، اس میں مفتی صاحب نے جو بات کی ہے 58.915 کی تو میں آپ کو Ensure کراتا ہوں کہ یہ ملین ہے اور اس سٹائل میں اگر لکھا جائے تو پھر اس میں کبھی ساتھ ملین لکھتے ہیں اور کبھی نہیں لکھتے But this is understood کہ یہ ملین ہے اور اس کا کوئی اور مطلب نہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر ملین لکھا ہوا ہے؟

وزیر صنعت و حرفت: لکھا ہوا نہیں ہے لیکن جب بھی Official documents کے اندر اس طرح لکھا جاتا ہے تو ملین لکھے یا نہ لکھے، It is understood کہ یہ ملین ہے جی اور دوسری بات جو آپ نے کی ہے نامکمل ہونے کی، تو اس میں ایسے ہے کہ ٹی اے/ڈی اے کی مد میں اور ایم آر سی کی مد میں جتنی رقم ہوتی ہے، پروانشل گورنمنٹ Lump sum میں اسے ڈسٹرکٹ کو بھیج دیتی ہے۔ ڈسٹرکٹ کی اپنی اسمبلی ہے اور ان کے پاس فنانشل پاورز ہیں۔ DBDC ہونے کے بعد ڈسٹرکٹ اسمبلی مختلف محکموں کے اندر ان پیسوں کی ایلوکیشن کرتی ہے اپنی مرضی سے کہ محکموں کو کتنے پیسے ان دو مدوں کے اندر چاہیئے۔ وہاں پر پیسہ جب محکموں میں چلا جاتا ہے تو وہاں پر جو کنٹرولنگ آفیسر ہے، وہ ڈی ڈی اوز کو ایلوکیشن کر دیتے ہیں اور ڈی ڈی اوز کے پاس وہ پیسہ چلا جاتا ہے اور کسی Individual کا اگر کوئی کلیم ہوتا ہے تو وہ اپنے ڈی ڈی اوز سے لیتے ہیں، پراونشل گورنمنٹ کا ڈائریکٹ اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ Devolved ہونے کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹ ضلع کا Concern ہے اور یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے ضلع سے سارا ریکارڈ مانگا ہوا ہے تو آپ یہ دیکھ لیں کہ ایک ضلع کے اندر ایک لاکھ سے زیادہ ملازمین ہیں، اس میں وقت لگتا ہے ریکارڈ لینے کیلئے، وہ ریکارڈ ہم آپ کو مہیا کر دیں گے۔ ابھی جو Concerned بات ہے، جو آخری بات آپ نے کی ہے کہ جو پسند اور ناپسند کی بنیاد پر ٹی اے/ڈی اے اور ایم آر سی کا فنڈز دیا جاتا ہے، تو بنیادی طور پر آپکا کو نسچن یہ ہے، باقی تو اسکا ریکارڈ ہے، صرف کو نسچن آپکا یہی ہے تو اس میں آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ریکارڈ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ پسند و ناپسند کی بنیاد پر دی جائے۔ یہ ڈی ڈی اوز کے پاس جو ہمارے رولز ہیں، وہ یہ ہیں کہ First come, first serve basis کے اوپر یہ ہوتا ہے اور جو لوگ رہ جاتے ہیں، انکو Next financial year کے اندر ڈی ڈی اوز

اپنی Recommendationsاے ڈی اوز فنانس کو دیتے ہیں کہ ہمیں مزید پیسہ چاہیئے تواس سلسلے میں میں معزز رکن سے یہ گزارش کرونگا کہ آپ کے پاس پسند وناپسند کی بنیاد پر اگر کسی قسم کا Evidenceہو اور وہ Clearبات ہو کہ ہاں ایسا ہوا ہے تو آپ پروانشل گورنمنٹ کو Evidenceدیں، ہم آپ سے کہتے ہیں کہ پراونشل گورنمنٹ اسکے اوپر Positive actionلے گی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> محترم سپیکر، وزیر صاحب نے جواب دیا لیکن یہ اپنا قرضہ نہیں چکا رہے ہیں، پرایا قرضہ چکا رہے ہیں۔ اس میں ہم نے یہ پوچھا ہے کہ کیا صوبائی حکومت اگر تفصیلات مانگے تو ڈسٹرکٹ حکومت اس میں رکاوٹ بن سکتی ہے یا نہیں بن سکتی؟ یہاں تو وہ رکاوٹ بن گئی ہے۔ اگر آپ بھی مانتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ حکومت رکاوٹ بن سکتی ہے چونکہ آپ ہمارے ڈسٹرکٹ ناظم بھی رہے ہیں محترمہ کے تو پھر یہ بہت افسوس کی بات ہوگی کہ یہاں یہ تفصیلات فراہم کرنے میں ضلعی حکومت کیوں رکاوٹ بنتی ہے؟

<u>وزیر صنعت وحرفت:</u> جب پراونشل گورنمنٹ ریکارڈ مانگے گی، ضلعی حکومت Boundہے کہ وہ ریکارڈ Availableکرے گی، صرف اس ٹائم کی بات ہے کہ جیسے ریکارڈ ہمارے پاس آجائے گا، ضلعی حکومت نے کوئی رکاوٹ نہیں بنائی، ریکارڈ ہمارے پاس آجائے گا تو ہم معزز رکن کو پیش کردیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جناب سپیکر صاحب، زما د سوال جواب نامکمل دے، د دے د مونږه ته جواب ملاؤ شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو کیا آپ کو جواب۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> میرا جواب نامکمل ہے، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی؟

<u>ملک محمد قاسم خان خٹک:</u> مجھے جواب نہیں دیا ہے، جواب نہیں دیا ہے۔ میں پسند وناپسند اسکو بتاتا ہوں کہ کس طرح اسکو دیا؟ تین سال سے غریب ملازمین رو رہے ہیں اور انکو اپنا حق نہیں دیا جارہا ہے، By name جو ہے نا، اسکو Sanctionدیئے جارہے ہیں تو اس وجہ سے تو میں اٹھا ہوں، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کوسچن پینڈنگ رکھتے ہیں، جب پورا جواب آجاتا ہے تو پھر اس کو ڈسکس کرینگے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

99 <u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> کیا وزیر زکواۃ وعشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت زکواۃ سے مستحق، بیمار افراد اور طلباء کو امداد فراہم کرتی ہے جس پر کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف ہسپتالوں میں Heart surgery, renal failure, ہیپٹائیٹس اور کینسر جیسی خطرناک بیماریوں کیلئے بھی امداد فراہم کی جاتی ہے;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع دیر پائین میں جنوری 2004 سے مئی 2008 تک جن مستحق افراد کو امداد دی گئی ہے اور جتنی دی گئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ہر سال خرچ کی گئی رقم کی تفصیل بمعہ جن مدوں میں خرچ کی گئی ہے، فراہم کی جائے؟

<u>وزیر زکواۃ وعشر:</u> (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (1) دیر پائین میں جنوری 2004 سے مئی 2008 تک درج ذیل ہسپتالوں کے ذریعے مستحق افراد کو زکواۃ فنڈ میں سے علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی گئی:

(I) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال، تیمر گرہ۔

(ii) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال، بٹخیلہ۔

(iii) تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال، ثمر باغ جندول۔

(iv) تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال، چکدرہ۔

(v) تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال، لعل قلعہ۔

ان ہپستالوں میں علاج معالجہ کی سہولت حاصل کرنے والے مستحق افراد کی ہسپتال وار مطلوبہ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(2) یکم جنوری 2004 تا 30 جون 2008 جن مستحق طلباء وطالبات کو زکواۃ فنڈ میں سے وظائف دیئے گئے ہیں، ان کی سال وار تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(3) سال 2004-05 تا 2007-08 دیر پائین میں خرچ کی گئی زکواۃ رقوم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

<u>خرچ کی گئی مدوارزکواۃ رقوم کی تفصیل</u>

نمبر شمار	نام مدات	2004-05	2005-06	2006-07	2007-08

1	گزارہ الاؤنس	11,951,000	12,504,000	12,504,000	12,517,000
2	عمومی تعلیمی وظائف	3,610,083	3,751,125	3,748,825	3,757,881
3	دینی مدارس کے طلبا کے وظائف	1,594,000	1,668,000	1,663,000	1,668,000
4	صحت	1,195,000	1,250,000	1,219,000	1,250,000
5	سماجی بہبود/آبادکار	797,000	834,000	834,000	834,000
6	جہیز	797,000	840,000	860,000	840,000
7	رمضان/عید گرانٹ	1,113,000	1,164,500	1,164,500	1,164,500
8	فنی تعلیمی وظائف	5,517,000	5,564,000	6.930,000	6,930,000
9	مستقل آبادکاری	13,800,000	0	0	0
	میزان	40,374,083	27,775,625	28,923,325	28,961,000

140 ۔ بیگم سعیدہ بتول ناصر: کیا وزیر زکواۃ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈی آئی خان کے گاؤں سید علیاں سیگری میں زکواۃ کی تقسیم میں گھپلوں کی شکایات موصول ہوئی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمیٹی کے اراکین جانبدار تھے، انہوں نے زکواۃ اصلی مستحقین کو نہیں دی;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمیٹی کو ختم کیا گیا اور عارضی طور پر نئے منتظم کا آرڈر کیا گیا;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ کمیٹی میں گھپلوں کی تحقیقات کیلئے کارروائی اور ساتھ ہی زکواۃ کے نظام کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ زکواۃ واقعی مستحق افراد کو مل سکے ؟

جناب محمد زرشید خان (وزیر زکواۃ وعشر): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) درست نہیں۔

(د) مذکورہ کمیٹی میں گھپلوں کی تحقیقات کی گئیں جس کے مطابق زکواۃ کی تقسیم احسن طریقے سے ہوئی ہے اوراس کومزید بہتر بنایا جائیگا۔

معاہداتی بنیاد پر بھرتی کیئے گئے لیکچرروں کی ہڑتال

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، گزارش ہے کہ پرسوں میں یہاں پریس کلب گیا تھا جی اور وہاں پر میں نے دیکھا کہ وہاں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب، وہاں میری ملاقات کچھ بچیوں اور کچھ بچوں سے ہوئی جنہوں نے وہاں پر بھوک ہڑتالی کیمپ لگایا تھا جی۔ یہ کنٹریکٹ پر جو ملازمین ہیں، پانچ، پانچ سال سے وہاں کالج کے لیکچرز ہیں، ان میں فیمیل بھی ہیں اور میل بھی ہیں تو انہوں نے وہاں پر تقریباً آٹھ، دس دنوں سے ہڑتالی کیمپ لگایا ہوا ہے توجناب سپیکر، اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ مسئلہ بڑااہم ہے کیونکہ ہمارے اکثر سکولوں اور کالجوں میں ٹیچرز نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے بچوں کی تعلیم پر برااثر پڑرہاہے تو میں یہ گزارش کررہاہوں کہ اگر پانچ، پانچ سال سے جو لیکچرز وہاں پر تعلیم دے رہے ہیں اور انہوں نے ایک اچھا خاصہ تجربہ حاصل کرلیا ہے تو پبلک سروس کمیشن کی جو شرط رکھی گئی ہے اور جب پبلک سروس کمیشن میں ان سے ڈیمانڈ ہوتی ہے تو میرے خیال میں پانچ، پانچ سال تو اس پر عملدرآمد کرانے میں لگ جاتے ہیں، اتنالوڈ ہے پبلک سروس کمیشن پر کہ وہ بمشکل ہماری جو حکومت کی Requirements ہوتی ہیں، ان کو پورا کرتے ہیں اور اس سے ہمارے ادارے تباہ ہوگئے ہیں۔ باقی اداروں کی تباہی تو برداشت ہوسکتی ہے لیکن محکمہ تعلیم جس سے ہمارے بچوں اور ہمارا مستقبل وابستہ ہے، میں یہ گزارش کرتاہوں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو کہ خداکیلئے ایک پریکٹس اس سے پہلے بھی ہوتا آرہاہے اور اس کے اچھے نتائج بھی ہمیں ملے ہیں کہ جو Well Experience، جو پانچ، پانچ سال یہاں ان کا تجربہ ہے، دو، دوسال، تین، تین سال، میرے خیال میں اگر انکو ریگولر کردیا جائے تو ایک آپ کا پبلک سروس کمیشن پر جو Burden ہے، وہ بھی نہیں ہوگا اور دوسرے ہمارے مسائل حل ہونگے، ہمارے بچوں کی تعلیم کا جو نقصان ہورہاہے جی، خداکیلئے اس سے بچایا جائے اور ان کو ریگولر کیا جائے۔

جناب سپیکر: پیر صاحب، آپ اس وقت موجود نہیں تھے، پرسوں اسی سیشن میں یہ بات زیر بحث آئی تھی اور اس پر مکمل جواب بھی حکومت کی طرف سے ملا ہے، یہ-----

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا کوئی غلطی ہو رہی ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اٹھا----

جناب سپیکر: جی کیا آپ اس پر رولنگ مانگ رہے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھا تھا تلاوت کے بعد اور آپ نے مجھے کہا تھا کہ کو ئسچنز ختم ہو جائیں تو پھر آپ کو وقت دونگا جی۔

جناب سپیکر: تھوڑا صبر کریں، یہ پیر صاحب بھی-----

حاجی قلندر خان لودھی: سر، پیر صاحب کو آپ نے دے دیا اور میں جو پہلے اٹھا تھا، آپ نے مجھے ٹائم نہیں دیا، میں بھی اس فلور پر بیٹھا ہوں، جناب۔

جناب سپیکر: آپ بھی خود جا کر ان کے ساتھ بیٹھ جائیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ کنٹریکٹ ملازمین کی جو بات ہے لیکچررز کی، وہ Over age ہو چکے ہیں-----

جناب سپیکر: تھوڑا سا ایجنڈا ختم کرنے دیں، آج جمعہ کا دن ہے، اگر آپ لوگ Cooperation نہیں کرینگے---

حاجی قلندر خان لودھی: سر، ایک منٹ اگر دے دیں۔

جناب سپیکر: ایک ایک منٹ سب کو دونگا تو جمعہ ختم ہو جائیگا۔ جمعہ نہیں پڑھیں گے؟

حاجی قلندر خان لودھی: سر، اس میں انہی-----

جناب سپیکر: جمعہ کی نماز نہیں پڑھیں گے؟

حاجی قلندر خان لودھی: سر، اگر آپ مجھے اجازت دے دیتے تو ختم ہو جاتی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ نے آج دن کیلئے رخصت کی درخواست ارسال کی ہے، Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The leave is granted. Item No. 6, 'Adjournment Motions, Mr. Israr ulllah Khan, and Mr. Abdul Akbar Khan to please move their joint adjournment motions No. 53 in the House one by one.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میرے ساتھ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ وقفہ سوالات کے بعد ریڈیو سٹیشن کے جو ملازمین ہیں، کل ہم نے اس کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہو جائے اس کے بعد۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ Again یہ Technical subject ہے۔ پی ایف سی کے تحت جو ایوارڈ انہوں نے دیئے ہیں، وہ میں ساتھ لایا ہوں لیکن منسٹر صاحب نہیں ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو پینڈنگ رکھیں، اس پر ہم بحث بھی کرنا چاہتے ہیں اور ایڈمٹ کروانا چاہتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، آپ بھی پینڈنگ کرانا چاہتے ہیں؟ This is pending، جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اس موقع پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، کل یہاں پر گیٹ پر ریڈیو پاکستان کے لوگ آئے تھے تو سپیکر صاحب نے ہمیں کہا کہ ان کے پاس جا کر ملاقات کر لیں۔ ہم وہاں گئے، پھر ہم نے ایک ریزولیوشن ڈرافٹ کی ہے، جس پر بشیر خان اور اسرار خان، سب کے دستخط ہیں لیکن وہ چونکہ کل موقع نہیں مل سکا ہمیں ریزولیوشن پیش کرنے کا تو یا تو ایک بات ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی کون لوگ تھے، کہاں تھے؟

جناب عبدالاکبر خان: ریڈیو پاکستان پشاور کے، تو سر، یا تو یہ ہے کہ باقی ایجنڈا ختم کر کے آخر میں ہمیں موقع دیں تو Rule suspension کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ بعد میں کر لیتے ہیں۔ آئٹم نمبر 7، 'Call Attention Notices', Dr. Zakir ullah Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 82. Dr. Zakir ulllah Khan. Not present, it lapses. Ms. Zarqa Bibi to please move her Call Attention No. 85.

محترمہ زرقا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں نے اہم مسئلے پر بات کی، جس کا جواب مجھے نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: یہ اسی سیشن میں اس پر۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: اگر ان کے پاس سوال کے جواب کیلئے وقت نہیں ہے تو پھر یہاں بیٹھنے سے کیا حاصل؟ اگر ان کے پاس اس اہم مسئلے کیلئے وقت نہیں ہے تو اس پر میں احتجاجاً ایوان سے واک آوٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، زرقا بی بی، زرقا بی بی۔

محترمہ زرقا: جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، اس کے بعد دوبارہ جواب۔۔۔۔۔

(اس مرحلے پر چند معزز اراکین نے واک آوٹ کیا)

(شور)

جناب سپیکر: جی زرقا بی بی۔

محترمہ زرقا: وہ یہ کہ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول نوشہرہ میں کئی استانیاں عرصہ بیس، پچیس سالوں سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں، جس سے ان کی کارکردگی پر اثر پڑ گیا ہے جو کہ حکومت کی جانب سے اس پر فوری نوٹس لینے کا متقاضی ہے۔

جناب سپیکر، دا ټیچرانے چه دی، دوئ په هفتو، هفتو باندے غیر حاضرے وی او بیا چه راشی نو په ماشومانو باندے د هغه پوره هفتے کار په یوه ورځ کښے برابر کړی۔ اکثر خو سکول ته راځی هم نه، نو دے د پاره پکار دی چه څه انکوائری په دے باندے اوکړے شی او دا ټیچران چه دی، دا لوکل، که بل ځائے ته نه شی کیدے نو لوکل ایریاز ته د ټرانسفر کړے شی۔

جناب سپیکر: مهربانی اوکړئ سیریس کښیننئ، دا بی بی ګوړئ کال اټینشن نوټس پړهاوئ او تاسو پلیز، ذرا خاموش رہیں۔جی، بی بی۔

محترمہ زرقا: جناب سپیکر، دا ټیچرز چه دی، دا تقریباً د شلو، پنځویشتو کالو راسے په یو سکول کښے دی، د دوئ کارکردګی اوس هغه شان نه ده چه کومه

پکار دہ۔ دوئ اکثر غیر حاضر وی او چہ کلہ راشی درے ، ځلور ورځے پس نو د هغے درے ځلورو ورځو کار پہ یوه ورځ پہ ماشومانو باندے اوکړی او بلہ خبره دا چہ ټھیک دہ کہ دوئ وائی چہ فیمیل دی، دوئ مونږه بل ځائے تہ نہ شو ټرانسفر کولے خو لوکل ایریا کښے د نورو سکولونو تہ ټرانسفر کړے شی۔ بل دا چہ د دوئ تعلیم هم دومره زیات نہ دے ، زیات نہ زیات ایف اے ، بی اے ، بی اے ورکښے ډیرے کمے دی بلکہ ایف اے او میټرک دی او بلہ خبره دا چہ دوئ هغه شان دلچسپی نہ شی اغستے ، نہ هغه مضمونونہ دوئ پړهاؤلے شی چہ کوم نن سبا کښے پړهاویږی۔ انګلش خو ورلہ بالکل نہ ورځی بلکہ د هغے د پاره دوئ نوټس وغیره استعمالوی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ٹریژری بنچز کی طرف سے کون جواب دیگا۔ جی قاضی صاحب۔

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، قاضی صاحب۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سر، بنیادی طور پر نوشہرہ میں دو ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، میری بہن نے یہ اشارہ نہیں کیا کہ یہ کونسی سکول کی بات کر رہی ہیں؟ ایک کینٹ میں ہے اور ایک نوشہرہ کلاں میں ہے۔

<u>محترمہ زرقا</u>: نوشہرہ کلاں میں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: اچھا سر، ان میں سے ابھی تک محکمے کو کسی استانی کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی، نہ ابھی تک ان کے نتیجے جو آئے ہیں، انکی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے محکمے کو۔ سر، یہ کوئی بڑی بات نہیں ہوتی کہ کسی ایک جگہ پر کسی استانی نے یا استاد نے بہت زیادہ ٹائم گزارا۔ اگر رزلٹ اچھا آ رہا ہے، اگر محکمہ صحیح طریقے سے چل رہا ہے تو اس میں ضروری نہیں ہوتا کہ آپ اس ٹیچر کو بدل دیں۔ بنیادی طور پر ایم پی ایز کے پاس جب شکایت آتی ہے تو وہ اسلئے آتی ہے کہ کچھ اور اسی علاقے کے اساتذہ یا استانیاں دور کے سکولوں میں لگے ہوتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ Rotation پر ان کا حق بنتا ہے لیکن چاہیئے یہ کہ وہ اپنا کیس جو ہے، وہ حکومت کو بھیجیں، انشاء اللہ تعالیٰ میرٹ پر ہم غور کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آ گئے)

(تالیاں)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، زما مائیک خراب دے خو زهٔ یوه اهم خبره تاسو ته کول غواړم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، نگہت یاسمین اورکزئی بی بی۔

وزیر اطلاعات: نگهت صاحبه د لږه کښینی جناب سپیکر، دا ملګرئ مے د بهر نه راوستل، لږ اجازت راکړئ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں کیوں؟ میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہے سر، آپ نے میرا نام پکار لیا۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ بیٹھ جائیں بھائی، مجھے فلور مل چکا ہے۔

جناب سپیکر: ستا په ځائے باندے دا وائی کنه۔ جی، میاں صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب عالی، آپ نام پکارتے ہیں، پھر میاں صاحب کو آپ ٹائم دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، ان کی جگہ آپ بولتے ہیں۔

وزیر اطلاعات: نګهت، نګهت، تا د خدائے سنهباله کړی، لږه کښینه۔ بنه داسے ده چه زهٔ د پیر صاحب او د هغوی د ملګرو ډیر مشکوریمه۔ هغوی چه په کومه خبره باندے واک آوټ کړے وو، یو Genuine case دے، یوه مسئله ده، زمونږه د طرف نه په هغے باندے جواب پکار دے ځکه چه هغوی به خامخا د هغه ځائے مسئله راوړی، د حکومت د طرف نه پرے جواب راشی، که هر څه وی نو هغوی به مطمئن شی۔ که تاسو دا اجازت راکړو نو د هغوی مونږه مشکور یو چه راغلل او چه تاسو دا مسئله سر ته اورسوئ نو بنه به وی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، اجازت دے۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ میرا مائیک خراب ہے، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا آپ بھی بولیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، کافی مدت سے لوگ ملازمتوں پر لگے ہوئے ہیں، ان میں حکومت لوگوں کو تنخواہیں دے رہی ہے اور دوسری طرف ڈاکٹر آپ نے مستقل کر دیئے ہیں اور یہ جو ہمارے

بے چارے لیکچررز ہیں، ان کیلئے میں بڑا مشکور ہوں، منسٹر صاحب گئے انکے ساتھ یکجہتی کیلئے اور بڑا خوبصورت فوٹو بھی ان کا آیا اور یہ تاثر ان کو مل گیا کہ یہ ہمارے مطالبے حل ہو گئے ہیں۔ آج ہم پھر اس کو یا اس کو خوشی میں لائے کہ جمعے کا دن ہے، آپ جیسے سپیکر ماشاء اللہ بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ مہربانی کر کے ان پندرہ سو لوگوں کو یہ صوبہ برداشت کریگا (تالیاں) ہمارے سوات میں ہر دن کتنے نقصان، کتنے خرچے ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر یہ پندرہ سو ہم نے Permanent کر دیئے تو یہ ہائر سیکنڈری کے ہمارے منسٹر صاحب کا فوٹو بھی ہے اور یہ لوگ یہ سمجھ گئے ہیں کہ ہمارے مطالبے حل ہو گئے تو آپ اس بل کو لانے دیں اور ان پندرہ سو لیکچررز کو مستقل کریں، میری یہ درخواست ہے جی اور پیر صاحب کی بات کو میں سپورٹ کرتا ہوں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، اس میں ایک اور بات بھی میں Add کر دوں کہ یہ لوگ Overage ہو چکے ہیں، اب یہ کہیں بھی جا کے تو ملازمت نہیں کر سکتے تو انکی Overage کو دیکھتے ہوئے مہربانی کریں تاکہ یہ جو بچیاں ہیں، وہ کافی دور سے آئی ہوئی ہیں، ساؤتھ وزیرستان سے، ادھر سے آئی ہوئی ہیں، سر۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، مفتی صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب کا مائیک ذرا آن کریں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، بہت زیادہ شکریہ۔ میں پیر صاحب کے اس Step پر اور اس جرأتمندانہ قدم پر بہت زیادہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ مسئلہ تھا، انکے ساتھ ہم اظہار یکجہتی کیلئے ان کے کیمپ میں بھی گئے، اب انہوں نے یہ بھوک ہڑتالی کیمپ لگا دیا ہے تو Kindly اگر جو ہمارے منسٹر، سینیئر منسٹر ہیں، یہ بھول گئے ہیں، میں ان کو یاد دلاتا ہوں، میں نہیں کہتا

غلط ہو آپ کا وعدہ کوئی خدا نہ کرے مگر حضور کو عادت ہے بھول جانے کی

(تالیاں)

قابل احترام سپیکر صاحب، انہوں نے ایک دفعہ کہا ہے کہ ہم اس کو کمیٹی میں لے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، پیرامیڈیکل سٹاف کئی دنوں سے ہڑتال پر ہیں اور انکے سروس سٹرکچر کا مسئلہ ہے۔ جب وزیر صاحب اٹھیں گے تو اس کا بھی جواب دیں کہ جو سروس سٹرکچر ایم ایم اے گورنمنٹ نے بنایا تھا، تھوڑا سا حصہ اس کا رہتا ہے وہ بھی اگر آج یہ کرائیں تو اچھا ہو جائیگا۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب۔
جناب سپیکر: جی، شازیہ بی بی، مختصر مختصر۔
جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، میں ابھی بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: نہیں، مسلم لیگ کی طرف سے یہ کافی ہے، ایک بی بی بولیں گی بس۔ جی، بی بی۔
Mrs. Shaiza Aurangzeb Khan: This is a different issue. Mr. Speaker, thank you very much for giving me an Honor, to give me permission to speak on this issue today. Actually جناب سپیکر، دا یوه ډیره Important issue ده۔ بل به Presents کیږی د بینک آف خیبر د Amendment د پاره خو دیکښے ډیر زیاتے شوے دے جی او په دیکښے دا بل پیش کیدو نه مخکښے به زهٔ دا وایمه چه په دیکښے یو ډیر لوئے Probe پکار دے په 14th باندے پوسټنګ او ټرانسفر شوی دی د بینک آف خیبر، خو هغه غلط شوی دی۔۔۔۔
جناب سپیکر: او دریږه بی بی، چه هغه راشی نو بیا به دا خبرے کوؤ۔
بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جونیئر خلقو له ئے پوسټنګ او ټرانسفر کړی دی، په دیکښے یو Probe پکار دے، یو صحیح کار کول پکار دی۔۔۔۔
جناب سپیکر: دا نه، Amendments پکښے راولئ جی۔
بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب بالکل، خو په دیکښے به دوئ د بل نه مخکښے دا خبرے کول غوښتے شی چه ایم ډی نه دا تپوس اوکړے شی چه د جونیئر خلقو دا پوسټنګ او ټرانسفرز څنګه شوی دی؟ اته، اته کالو نه سینئر خلق ناست دی، هلته ایم ډی ناست دے جی، هغه د اته کالو نه هلته کښے ناست دے، دا په کومے پالیسی، په کوم Basis باندے شوی دی؟
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میرا مائیک خراب ہے، میں اس سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: قاضی صاحب کریں۔ قاضی اسد صاحب، یہ پورا جواب آپ گورنمنٹ کی طرف سے دیں گے؟
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں دے سکتا ہوں، اللہ کے فضل سے دے سکتا ہوں۔
جناب سپیکر: بسم اللہ جی، بسم اللہ جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ کنٹریکٹ ایمپلائز کا Especially ہمارے جو لیکچررز ہیں، اس مسئلے کو پوائنٹ سکورینگ کیلئے استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ حکومت کے پاس محکمہ ہے سر، اور یہ سچ ہے کہ ہمارے کالجز میں لیکچررز کی کمی ہے، اب قانون کے مطابق گریڈ 17 کا جب میں لیکچررز حاصل کرتا ہوں اسٹبلشمنٹ کے محکمے سے تو وہ پبلک سروس کمیشن کے تھرو آتا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے بڑے عرصے سے یہ بات چل رہی تھی کہ ہم Adhoc basis پر لوگوں کو چھ ماہ کیلئے بھرتی کرتے تھے، اس حکومت نے سب سے بڑا کام یہ کیا ہے کہ چھ ماہ کو بڑھا کر ایک سال کر دیا۔ میں ان کے پاس کل گیا، میں نے کہا کہ آپ لوگ روڈ پر بیٹھے ہیں، بارش ہونے والی ہے، آپ میرے بھائی ہیں، ہمارے اس ہاؤس میں کوئی بھی ایسا بندہ نہیں ہے جو آپ کے ساتھ ہمدردی نہ رکھتا ہو۔ پھر یہ بات کابینہ میں بھی اٹھی تھی۔ سر، وہ کہتے ہیں کہ اسمبلی ایک ایسا قانون پاس کرے کہ جس کے ذریعے ان لوگوں کو ہم Regularize کر دیں اور یہ دو مختلف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب، ان کی تعداد کتنی ہے، کتنے لوگ تھے وہ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ سر، ڈیڑھ ہزار کے قریب تھے۔ یہ سر، باقی صوبوں کی مثال دیتے ہیں۔ ہم نے سر، کابینہ میں آپس کی بات بتاتا ہوں، میں نے Concerned ایک سینیئر آفیسر سے اس پر بات کی، انہوں نے کہا کہ جب یہ دوبارہ ہوا تھا، اس کے بعد سپریم کورٹ نے ایک رولنگ دی تھی کہ جس کے تحت آپ نے آئندہ کنٹریکٹ پر Hire کئے ہوئے کسی بندے کو Regularize نہیں کرنا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آج ایک اشتہار لگتا ہے کنٹریکٹ نوکری کا، میں بھی نوکری چاہتا ہوں، آپ بھی نوکری چاہتے ہیں لیکن میں Permanent چاہتا ہوں، میں نے Apply نہیں کیا کیونکہ میرا خیال تھا یہ کنٹریکٹ کی ہے، میں نے اس نوکری کو چھوڑ دیا ہے، پانچ سال بعد۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، یہ کس آفیسر کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میری بات ختم کرنے دیں، مفتی صاحب۔ میں یہ کہہ رہا تھا، قسم خدا کی اس ملک کا کچھ نہیں ہو سکتا، عدالت میں کیس جاتا ہے تو وہ باقی مسئلوں پر لگے رہتے ہیں، یہاں پر بھی پوائنٹ سکورینگ ہے۔ یہ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کو سنجیدگی سے لیں تاکہ اس مسئلے کو حل کر لیں۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، اس کو ریگولر کرنا کسی کے ساتھ زیادتی نہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو سر، وہ قانونی طور پر بے انصافی ہو جائیگی ان لوگوں کے ساتھ لیکن اب اس مسئلے کو حل کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ یہ بار بار Overage کی بات کرتے ہیں، میں بتاتا ہوں سر، میں نہیں چاہتا کہ یہ لوگ چلے جائیں اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کیونکہ اس میں بار بار Extensions دیتا رہا ہوں، یہ پبلک سروس کمیشن کے پاس نہیں گئے یا وہاں سے کوالیفائی نہیں کر سکیں کہ اب یہ چلیں۔ ان کا تجربہ میرے کام کا ہے لیکن مجھے وہ فورم چاہیئے کہ جس کے ذریعے میں ان کو ریگولرائز کر سکوں۔ میں ان کو ریگولرائز تب کر سکتا ہوں سر، کہ مجھے وہ قانونی راستہ دیا جائے اور مجھے وہ طریقہ بتایا جائے جس کے ذریعے میں پبلک سروس کمیشن کو بائی پاس کر سکوں۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، قانونی مشورہ دے دیں۔

سید محمد صابر شاہ: میں بھی ان کو قانونی مشورہ دیتا ہوں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، آپ نے مجھے فلور دیا ہے۔ بشیر خان، میں بولوں تو پھر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ختم کرتے ہیں۔ اس پر ختم کرتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ پہلی دفعہ نہیں ہے کہ اس اسمبلی میں یا اس سے گزشتہ اسمبلیوں میں، جناب سپیکر، 96-1995 میں بھی حکومت نے کچھ ڈاکٹرز، لیکچررز بھرتی کئے تھے Ad hoc basis پر اور ان کو پھر ایک ایکٹ آف دی اسمبلی کے ذریعے Regularize کرایا گیا۔ 1988 میں میں خود Mover تھا، 1989 میں اور اس وقت جو بھرتی کئے گئے تھے ہزاروں ڈاکٹرز اور ہزاروں لیکچررز، ان کو Regularize کیا گیا تھا۔ اب جناب سپیکر، Recently، 2005 میں بھی ایک Amendment آئی تھی کیونکہ وہ پنشن وغیرہ سب کچھ ختم کر دیا لیکن انہوں نے Date 2002 اور چونکہ Immediate effect سے تھا تو اس کے بعد جو Appointments ہوئی ہیں، وہ Consider نہیں ہوئیں۔ اب جناب سپیکر، حکومت بلڈنگوں پر کروڑوں، اربوں روپے لگا رہی ہے، کالجز، ہسپتالز، سکولز بن رہے ہیں، پوسٹس ہیں تو فنانس ڈیپارٹمنٹ ان کیلئے پوسٹیں Sanction کرتا ہے لیکن جناب سپیکر، وہ کروڑوں روپے لگانے کے بعد اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے بجٹ میں ان کیلئے پیسہ رکھے جانے کے بعد بھی پبلک سروس کمیشن۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: بشیر خان، آپ اس پر Stress نہ کریں۔ پبلک سروس کمیشن اگر ان پندرہ سو لیکچررز صرف، میں ڈاکٹروں کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں انجینیئرز کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں سبجیکٹ سپشلیسٹ کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں صرف ان پندرہ سو لوگوں کی بات کر رہا ہوں کہ ان پندرہ سو لوگوں کو پبلک سروس کمیشن دو سال میں بھی ریکروٹ نہیں سکتا جناب سپیکر، اسلئے ہم یہ کہتے ہیں ۔جناب سپیکر، میں نے اس سلسلے میں بل بھی جمع کیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، اگر آپ کو یاد ہو، ایک کمیٹی میں اس پر ڈسکشن آجائے اور بات ختم کرے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہی بات ہے سر، میں آرہا ہوں۔ ہاں سر، بات صرف یہ ہے کہ آپ اس کمیٹی کو ہدایت کریں، آپ نے تو رولنگ دی تھی کہ ڈپٹی سپیکر اس کو Preside کریں لیکن اگر آپ اس کمیٹی کو ہدایت کریں کہ دس دن یا پندرہ دن میں وہ اپنی رپورٹ اس اسمبلی کو پیش کرے تو میرے خیال میں کام تیز ہو جائے گا۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: بشیر خان گورنمنٹ سائڈ پر بیٹھ کے ہم اس پر بات کریں گے، پبلک سروس کمیشن والوں کو بھی بلالیں گے کہ کیا ان میں Capacity ہے کہ نہیں ہے اور کیا وہ کر سکتے ہیں کہ نہیں کر سکتے؟

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بس اس پر بات ختم ہو جاتی ہے، Fifteen days میں اس پر کمیٹی کی میٹنگ بلائی جائے۔ بس دے جی پیر صاحب، ختم کریں نا۔

سید محمد صابر شاہ: پندرہ دن کے اندر اندر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کمیٹی میں آجائیں، تجویز بھی دے رہے ہیں، دو گھنٹے بیٹھیں، مسئلے کا حل نکالیں۔ ادھر نہیں، کمیٹی میں آجائیں۔

سید محمد صابر شاہ: آج ہی اس ایجنڈے کے بعد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیسے ختم ہو گا؟ جمعے کا دن ہے، جمعہ، اس کو آپ جواب دے دیں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تواسکو بھی جواب دے دیں پیر صاحب، ایک ایک اٹھ رہا ہے۔

(شور)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بس میں نے رولنگ دے دی، اس کے بعد یہ Chapter close ہو گیا، ختم ہو گیا۔ جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نگہت بی بی، پر اتنا زیادہ زور نہ دیں۔ سر، نگہت پر آپ نے بڑا زور دیا بہر حال تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں اپکی توجہ ایک انتہائی اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کے طرف دلانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پہ پوائنٹ آف آرډر باندی بہ لیگل خبرہ کوئ، دغہ نہ، مطالبہ یا بلہ خبرہ بہ نہ کوئ۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر، دا ھسے زما مختصر خبرہ دہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا غلط لگیا دے، فلور مے ھغے تہ ورکړے دے۔ د ھغے نہ پس بیا پاڅئی جی۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمیں اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں آپکی توجہ ایک انتہائی اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کے طرف دلانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ حطار انڈسٹریل اسٹیٹ میں سوشل ورکرز ویلفیئر بورڈ کے افسران نے زمین خریدی جس میں کروڑں روپے کے گھپلے ہوئے اور صوبائی انسپکشن ٹیم نے اس کی انکوائری بھی کی ہے اور سرکاری خزانے کو اس سے اتنا نقصان ہوا ہے اور اس صوبے کے لوگوں کو، میں سمجھتی ہوں کہ صوبائی انسپکشن ٹیم کی جو انکوائری ہے، اسکو بھی یہاں پر لایا جائے کہ انہوں نے کیا انکوائری کی ہے؟ کیونکہ یہ جو لاکھوں روپے کی زمین ہے، اس میں کروڑں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں اور کروڑوں میں خریدی گئی ہے اور باقاعدہ اس میں ویلفیئر بورڈ کے جو لوگ ہیں، وہ Involve ہیں۔ جناب سپیکر، یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے کیونکہ یہ کروڑوں روپے جو ہیں، یہ غریب عوام کے حق پر ڈاکہ ڈالنے والی بات ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر انڈسٹریز، پلیز جواب دے دیں۔

<u>حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر صنعت و حرفت)</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، میں ان کو وزیر محنت سمجھ رہا تھا۔ جناب شیر اعظم خان وزیر صاحب۔

<u>وزیر صنعت و حرفت</u>: جناب سپیکر، آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، ہماری محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، معزز رکن صوبائی اسمبلی نے واقعی خدشہ ظاہر کیا ہے لیکن واقعات اس کے برعکس ہیں، When we are going to acquire land, it is always acquired under such procedure, under the relevant sections of the law i.e. the Land Acquisition Act, 1894. جہاں تک Instant case کا تعلق ہے تو اس کی 2006 میں گورننگ باڈی اسلام آباد نے منظوری دی ہے کہ ہم کو آٹھ سو کنال زمین کی ضرورت ہے لیکن بعد میں 2006 کے بعد وہ لوگ پھر گئے، زمین کی قیمت بڑھ گئی، ہم نے چار سو آڑتیس کنال، چودہ مرلے زمین Acquire کی ہے، We could succeed. البتہ بورڈ، ورکرز ویلفئر بورڈ کے بارے میں ایک چیز کی میں وضاحت کروں کہ To make you and the august House more understand, ہمارا Federally funded Workers Welfare Board ہے، ہم کو فیڈرل سے یہ فنڈ آتا ہے جو ورکرز ویلفئر بورڈ کا ہے۔ اس میں ورکرز شئیر ہے، اس میں Employees and Employers کے اپنے Donations ہیں جو ان کی تنخواہوں سے کٹتے ہیں، یہ فنڈ اس سے متعلق ہے لیکن ہم Handle کرتے ہیں ادھر صوبائی لیول پر Through Worker Welfare Board اور Subject to the approval of Governing Body at Islamabad, Federal level پر۔ اس بورڈ میں ہر ایک کا نمائندہ ہوتا ہے، ورکرز کے بھی اور ایمپلائر کے بھی۔ عرض یہ ہے And that is to be chaired by the Secretary to Government in the Labour Department. Coincidently مجھے اچھی طرح یاد ہے کیونکہ 1894 اس میں میں خود موجود تھا، لینڈ ایکوزیشن ایکٹ I have been myself Collector of the District اور ہم نے بہت سے ایوارڈ بھی کیے ہیں۔ ادھر طریقہ کار یہ ہے کہ ایک پرائس ریویو کمیٹی جس کی پراونشل گورنمنٹ نے، گورنر نے منظوری دی ہے، پراونشل گورنمنٹ نے جس کی منظوری دی ہے، سب سے پہلے ریٹ Prescribe کرتی ہے، اس کے بعد وہ ریٹ بورڈ میں جاتا ہے، بورڈ منظوری دیتا ہے۔ بورڈ کی منظوری دینے کے بعد گورننگ باڈی Approval دے کر اس کے بعد ہم ڈیپازٹ کرتے ہیں کلکٹر کے پاس۔ کلکٹر آف دی ڈسٹرکٹ ڈیمانڈ

دیتا ہے ہم کو کہ اتنا پیسہ جمع کرو، وہ پیسہ ہم جمع کرکے پھر That is Collector's headache to disburse amongst the land owners, لیکن اس میں More than one hundred land owners آئے، بعض نے ایگریمنٹ کر لیا کہ ٹھیک ہے ہم زمین دینا چاہتے ہیں، بعض نے انکار کیا کہ ہم نہیں دینا چاہتے۔ میرا مطلب ہے To make it more transparent یہ Through ہوا ہے، اس میں انکوئری بھی ہوئی ہے پراونشل انسپکشن ٹیم کے ذریعے لیکن Board decision نہیں ہے، اس میں صرف بورڈ ہے، Authorize فیڈرل فنڈ کے سلسلے میں پراونشل انسپکشن ٹیم بھی ورکرز ویلفیئر بورڈ اور اس کے بعد گورننگ باڈی کہ دونوں باڈیز کی منظوری کے بعد یہ ریٹ جو پرائس ریویو کمیٹی نے فکس کیا تھا، اس کے بعد اس کی پے منٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر کو جو بعد ازاں Further land owners کو کی گئی۔ اگر محترمہ کو کوئی اعتراض ہے تو آ کر ریکارڈ دیکھ سکتی ہیں، It is more transparent, it is available, I can sit with her and vice versa.

<u>Mr. Alam zeb:</u> Point of order, Sir.

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، محترمہ آپ جائیں، پھر ریکارڈ چیک کر لیں۔ جی عطیف خان، تاسو څه وئیل جی۔ عطیف خان، پلیز۔

<u>جناب عطیف الرحمٰن:</u> ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ تیره ورځ په اخبار کښې څه پوسټونه ایډورټائز شوی وو په هائر سیکنډری کالجونو کښې نو حیات آباد هائر سیکنډری او ګرلز هائر سیکنډری کالج کښې، ګرلز ډګری کالج حیات آباد کښې هم دغسې پوسټونه ایډورټائز شوی وو او په هغې کښې زمونږ د علاقې خلقو درخواستونه ورکړی وو او چه کومه ورځ د انټرویو د پاره مقرر وه نو هغه پرنسپل په هغه ورځ باندې ور تالا ساتلې وو او کوم خلق چه انټرویو له ورغلی وو، هغه خلق ئې انټرویو ته نه دی پرېښودلی او د بهر نه پکښې کسان راغلی وو، د هغوی Appointment ئې کړې دې نو مونږ دا خبره کوو چه په دیکښې رولز نه دی Adopt شوی او زما د علاقې خلقو سره زیاتې شوې دې نو د کومو خلقو Appointment چه شوې دې، مهربانی د اوکړی، هغه آډر د ریورس کړی او دوباره د پکښې ډیټ مقرر کړی چه زمونږ د علاقې خلق پکښې هم۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عطیف خان، زما خیال دې، دې باندې پراپر موشن راکړئ نو فوری ایکشن به پرې واغستې شي۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری بات پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سب مختصر، مختصر کریں۔ میں آتا ہوں۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میرے خیال میں ہم نے تو بھرپور کوشش کی ہے پورے صوبے میں کہ اپنے جتنے بھی کالجز ہیں، ان میں ہم میرٹ پر بھرتیاں کریں، میرے بھائی نے اس پر کچھ تحفظات کا اظہار کیا ہے، میں انشاء اللہ انکوئری کرتا ہوں، اگر اس میں یہ سچ ثابت ہو گیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دروازے بند کیے تھے کہ نہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: انٹرویو کینسل کر دوں گا سر، Re-advertise کر دوں گا اگر اس میں گڑبڑ ہوئی ہو تو۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میرے کال اٹینشن جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آرہا ہے جی، تو Muhammad Ali Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 109.

جناب محمد علی خان: پروس کال مے دا کال اٹینشن جمع کڑے وو او یو کال پس دا راغے۔

جناب سپیکر: شکر اوباسه، دا په زور اوس ما راوستو، دوئ خو درته نه پریږدی۔ جی محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، په چارسده ضلع کښے ورکس اینډ سروسز کښے یو ډپټی ډائریکٹر ناست دے، زمونږ شبقدر هسپتال کښے د سوله کروړ روپو کار وو، اکرم خان درانی چه کله وزیر اعلیٰ وو، خدائے د ورسره ښه اوکړی، هغه منظور کړے وو، هغه ټینډر اخبار کښے ئے اشتهار ورکړو۔ کله چه د اشتهار هغه ورځ راغله، دۀ اووئیل چه Administrative Approval نه دے راغلے، دا به بیا کیږی۔ بیا راپاخیدو، داسے ټھیکیدارانو سره ئے خبره اوکړه په ساړھے آٹھ پرسنټ ئے هغه کار، شپاړس کروړو روپو کار ئے درے کسانو له ورکړو او دوه، دوه کلومیټره روډ چه مونږ ته ئے راکړے وو، هغه یو اخوا دیخوا اخبار

کښے ، ډیلی اخبار کښے ئے ورکړو او د هغے ورځے ، د اشتهار د ورځے هغه ټول اخبارونه ئے واغستل، چا ته ئے ورنکړل، ټول ئے واغستل چه هغه څومره وو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمد علی خان: خبره واورئ جی، هغه ټول اخبارونه ئے واغستل او هغه کار ئے په ساړھے آٹھ پرسنټ ورکړو، ایک کروړ ساٹھ لاکھ روپئ ئے جمع کړے او د یو بل ټھیکیدار په اکاؤنټس کښے جمع کړے۔ سپیکر صاحب، دا خبره ما تاسو ته هم کړے ده، دا خبره ما وزیر اعلیٰ صاحب ته هم رسولے ده، دا خبره ما بشیر بلور ته هم رسولے ده۔ وزیر اعلیٰ صاحب معصوم شاه ته اووئیل چه دیکښے تهٔ ډپټی ډائریکټر ته اووایه چه دا کار به ولے ورله ورکوے؟ ما ورته اووئیل چه چیف منسټر صاحب، اول خو زهٔ ټھیکیداری نه کوم، هغه سړے د لرے کړی، اوپن ټینډر د اوکړی او په میرټ د اوکړی ټینډر او بل تا داسے سړی ته کار حواله کړو چه هغه خپله هم ایکسین سره ملاؤ دے او هغه دیکښے شریک دے هغه سره، هغه به هغه ته څنګه اووائی؟ زما خبرے اوسه پورے ځائے نه دے نیولے، تاسو ته مے هم اورسوله، چیف صاحب ته هم رسولے ده، بشیر بلور خان ته هم رسولے ده، نن مے دا ایوان هم خبر کړو چه دا ټینډرے کینسل شی او اوپن ټینډر د اوشی او که داسے په دے طریقه باندے چه دا کوم کار ئے کړے دے، دا مونږ نه منو۔ که هیڅ هم نه کیدل نو کار ته ئے نه پریږدو۔ صفا خبر کوم، په دیکښے اخوا دیخوا نشته، نه ئے پریږدو۔

جناب سپیکر: جی د دے جواب به وزیر صاحب، ٹریژری بنچز کی طرف سے، جی لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور): مائیک کھولاؤ کړئ جی۔ محمد علی خان خو ډیر Sweeping statements ورکړل او ډیر لوئے الزامات ئے اولګول۔ د هسپتال د ټھیکے تر څو پورے چه خبره ده جی، په دے باندے باقاعده ټینډر شوے دے، په صحیح طریقے سره په ټولو اخبارونو کښے راغلے دے۔ باقی په هغه وخت باندے دا دغه نه کیږی، د دے Administrative Approval

چه کوم دے ، دا چیف انجینئر کوی، د دے مجاز اتهارټی ډپټی ډائریکټر نه دے نو هغه اوس هم دغه چیف انجینئر ته پروت دے ، د هغے لا Administrative approval نه دے ورکړے شوے۔ نو دا دومره خبرے چه یره دومره کروړه روپئ غبن شوے دے ، هغه چل اوشو، دا ټول Unsubstantiated allegations دی۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور: جی او په دے هاؤس کښے یره جی We will not cross talk، خبره دا ده جی چه په دے هاؤس کښے چه څوک خبره کوی چه ثبوت ورسره وی، څه Documents ورسره وی، په هغے د هغه خبره کوی او دغه شان په یو افسر باندے ، ذمه وار سړی باندے داسے الزامونه لګول، دا بالکل غلطه ده۔

جناب سپیکر: تاسو په خیال کار نه دے الاټ شوے لا ؟

وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور: نه جی، دا د دے Administrative approval چیف انجنیئر ورکوی، دے هډو مجاز اتهارټی نه دے ، ډپټی ډائریکټر چه دوئ خبره کوی نو دا جی دا قسم الزامات۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، یو منټ، یو منټ۔

وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور: ذمه وار سړے دے او په ذمه وار فورم باندے جی بغیر د ثبوت نه یو سرکاری افسر باندے دا ګوته اوچتول بالکل نامناسبه دی او مونږ دا Condemn کوؤ جی او په دیکښے هیڅ قسمه پروسیجر نه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو تاسو وایئ چه کار لا نه دے الاټ شوے ؟ ټهیک شوه جی۔

وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور: او جی۔

جناب سپیکر: تاسو څه وایئ ولے ؟

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، دا کار دوئ الاټ کړے دے او بیا وائی چه نه دے الاټ کړے۔

جناب سپیکر: تۀ څه وایے چه کار شروع شوے دے ؟

جناب محمد علی خان: نه یم خبر خو ټهیکیدارانو له ئے ورکړے دے۔ دا ټهیکیداران هم ما ته معلوم دی، نومونه به زۀ سبا راوړم دلته تاسو ته، فلانکی له، فلانکی له، هغے کبنے یو کس پکښے د شب قدر هم دے۔ زۀ به هغه ټهیکیدار هم راولم چه ثابته مے کړه نو بیا به څه وی ؟

Mr. Speaker: This Call Attention Notice is kept pending till inquiry.

Dr. Iqbal Din: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: یو منټ جی، دا ایجنډا ختمه کړم بیا پا څئی۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب-----

Mr. Speaker: Call Attention Notice No. 112, please move.

مفتی کفایت اللہ: میری یہ خواہش جائز ہے کہ دو سینیئر منسٹرز مجھے سنیں جی۔ جناب سپیکر، میری یہ خواہش جائز ہے کہ منسٹرز، سینیئر منسٹرز مجھے سنیں-----

جناب سپیکر: دونوں آپ کی طرف متوجہ ہیں جی۔

مفتی کفایت اللہ: یہ میرے کہنے کے بعد ہوئے ہیں جی-----

جناب سپیکر: نہیں، وہ آپ کی طرف متوجہ ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: میں جی ان کے فائدے کی بات کرتا ہوں جی۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ ملک میں بجلی کا بحران ہے اور اس بحران سے نمٹنے کیلئے میں ایک تجویز دیتا ہوں کہ تمام سرکاری عمارتوں کے اندر انرجی سیور استعمال کیے جائیں اور اس کا تجربہ ایم پی اے ہاسٹل سے کیا جائے۔ اگر انرجی سیور کے اس تجربہ میں کامیاب ہوگئے، پھر تو پوری سرکاری عمارتیں جتنی بھی ہیں، ان میں انرجی سیور استعمال کیا جائے تاکہ ہم بجلی بچا سکیں اور اس بحران پر ہم قابو پا سکیں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، تجویز تو اچھی ہے۔ بسم اللہ پڑھیں نا جی۔

وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور: بالکل جی تجویز اچھی ہے، We welcome، مفتی صاحب نے بڑی اچھی تجویز دی ہے تو Department concerned کو میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو آج ہی انسٹرکشن دے دوں گا کہ انرجی سیور آج کے بعد وہ استعمال کریں۔ تھینک یو جی۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, and Malak Qasim Khan Khattak, MPA, to please move their identical Call Attention Notices Nos. 135 and 136, one by one. <u>Mr. Abdul Akbar Khan.</u>

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> شکریہ۔"جناب سپیکر، میں حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ پیرامیڈیکس کے سروس سٹرکچر پر عملدرآمد صحیح طریقے سے نہ ہونے سے پیدا ہوئی ہے۔ آج پیرامیڈیکس اکثر ہسپتالوں میں ہڑتال پر ہیں اور عوام اور مریضوں کو انتہائی پریشانی ہے"۔

پہ دے باندے زۂ خبرہ او کړم جی، کہ دے او وائی نو بیا بہ کوم؟

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں ملک قاسم خان صاحب، تاسو خبرہ او کړئ جی، دا دغہ او وائی جی، ون بائی ون۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔"جناب سپیکر، پورے صوبہ سرحد میں پیرامیڈک سٹاف اپنے سروس سٹرکچر کے سلسلے میں ہڑتال پر ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے، لہذا ایوان کی کارروائی روک کر اس معاملے پر بحث کی اجازت دی جائے تاکہ مسئلے کا کوئی حل تجویز کیا جائے اور غریب عوام کی مشکلات ختم ہوں"۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عبدالاکبر خان، پہ دے تاسو څہ وئیل جی؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، دا زمونږ د صوبے یو ډیرہ Chronic مسئلہ جوړہ شوے دہ۔ آج اس صوبے میں تقریباً سارے ہسپتالوں میں پیرامیڈکس ہڑتال پر ہیں اور مریضوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہے اور یہ کیوں ہڑتال پر ہیں؟ جناب سپیکر، یہ بات غور کرنے کی ہے کہ اگر ایک سرکاری ملازم کا سروس سٹرکچر ہی نہ ہو، اس کو اپنی زندگی کا اور اپنے مستقبل کا پتہ ہی نہ ہو کہ میرا مستقبل کیا ہوگا تو یقیناً جناب سپیکر، اس طرح ہڑتالیں ہونگی۔ مجھے یاد ہے جناب سپیکر، اس بات کو گزشتہ اسمبلی میں میں نے فلور پر اٹھایا تھا اور اس وقت حکومت نے اس کو کمیٹی کے حوالے کیا تھا اور جناب سپیکر، پھر گورنمنٹ نے ان کیلئے ایک سٹرکچر بنا دیا تھا، اگرچہ وہ پورا نہیں تھا لیکن پھر بھی 80 percent سٹرکچر بن گیا تھا لیکن جناب سپیکر، حکومت کے اندر ایک حکومت بنی ہوئی ہے آج، اب اگر Parent Department ایک کام کرتا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں صاحب، وزیر نشتہ د صحت او تۂ بہ جواب ورکوے۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا سر، میں بات کرتا ہوں کہ اگر ایک چیز اسمبلی Approve کرتی ہے پھر ڈیپارٹمنٹ کے پاس چلی جاتی ہے اور وہاں پر اسٹبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ جو Parent Department ہے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ، تینوں ڈیپارٹمنٹس مل کے ایک چیز کو Approve کرتے ہیں، اگر نوٹیفائی کرتے ہیں اور اس کے Subsequently پھر فنانس ڈیپارٹمنٹ اس Approved چیز کو Withhold کرتا ہے اور اپنا نوٹیفیکیشن نکالتا ہے جو اس نوٹیفیکیشن کے بالکل متضاد ہوتا ہے جو کہ تین چار ڈیپارٹمنٹس نے مل کر بنایا ہے اور ہیلتھ کے سیکرٹری نے اس پر دستخط کیے تھے، جو نوٹیفیکیشن نکالا تھا سروس سٹرکچر کے متعلق، اس پر ہیلتھ سیکرٹری کے دستخط ہیں، اب جناب سپیکر، اگر ہم یہاں اسمبلی میں ایک چیز کو اٹھاتے ہیں، آیا اس-----

جناب سپیکر: تو یہ کہاں لٹکا ہوا ہے جی جو سروس سٹرکچر آپ بتارہے ہیں، فنانس میں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، فنانس نے اس کو چیلنج کیا ہے، Parent Department، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے جو سروس سٹرکچر کا نوٹیفیکیشن نکالا ہے، اگرچہ وہ بھی مکمل نہیں ہے لیکن 80 percent ان کے پرابلمز Solve کرتا ہے لیکن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے خود ایک نوٹیفیکیشن نکالا ہے اور Subsequently، اس کے بعد فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس نوٹیفیکیشن میں Amendments کر دیں اور پھر ایک الگ اپنا نوٹیفیکیشن نکال دیا ہے۔ میں تو چاہتا ہوں جناب سپیکر، آپ لاء ریفارمز کمیٹی کے چیئرمین ہیں، Subordinately جو Legislation ہے، وہ ساری لاء ریفارمز کمیٹی کے ساتھ ہے، یہ بہت بڑا Serious matter ہے اور آپ یقین کریں کہ ہسپتال میں لوگوں کو کافی تکالیف ہیں، وہ لوگ انتہائی اقدام پر چلے گئے کیونکہ ان کا مسئلہ نہ اسمبلی کی طرف سے حل ہوا، نہ محکمہ کی طرف سے حل ہوا تو اسلئے جناب سپیکر، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو آپ لاء ریفارمز کمیٹی میں Priority basis پر لے لیں۔ ان کو بھی بلائیں، فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلائیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلائیں اور مل کر ان کیلئے کوئی مسئلے کا حل نکال لیں اور میں ان بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں جو ہڑتال پر ہیں کہ ہم نے ان کی آواز اٹھا دی ہے، اب ان مریضوں کی خاطر، ان عوام کی خاطر وہ اپنی ہڑتال کو ختم کر دیں۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔

Syed Ahmad Hussain Shah (Minister for Industries): On behalf of Health Minister…..

جناب سپیکر: آپ جواب دے سکتے ہیں یا ان کی تجویز پہ جاتے ہیں؟

وزیر صنعت و حرفت: اس سلسلے میں میں مشکور ہوں، شکریہ ادا کرتا ہوں معزز اراکین کا کہ انتہائی اہم مسئلے کو اسمبلی میں اٹھایا گیا ہے اور اس وقت پورے صوبے میں پیرا میڈکس کی ہڑتال چل رہی ہے اور بنیادی مسئلہ ان کا سروس سٹرکچر کا ہی تھا جس کی وجہ سے سارا سلسلہ تھا۔ اس کی میں آپ کو تھوڑی سی ڈیٹیل، ہسٹری بتا دیتا ہوں کہ کس طرح یہ آگے بڑھا؟ اور میرے پاس اس کی پوری فائلنگ اور نوٹیفیکیشنز موجود ہیں، ان کے ذریعے میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ 2006 کی کیبنٹ میں سروس سٹرکچر کے اوپر بات ہوئی، اس سلسلے میں نوٹیفیکیشن بھی ہوا جو کہ بعد میں Implement نہ ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی جو Devolved department ہے تو ان کی سینیارٹی ڈسٹرکٹ لیول پہ Decide کی جاتی ہے اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت پراونشل گورنمنٹ کے پاس اس کے اختیارات نہیں رہے کہ وہ ان کی سینیارٹی Decide کر سکے کیونکہ وہ لوکل گورنمنٹ، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اختیارات میں چلا گیا بہر حال اس چیز کو اب دوبارہ ہماری گورنمنٹ نے اٹھایا اور ابھی پانچویں مہینے میں چیف منسٹر صاحب کے ساتھ پیرا میڈک سٹاف کی میٹنگز ہوئیں۔ ان میٹنگز کے اتباع میں چیف منسٹر صاحب کی ہدایات کے مطابق ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس کے اوپر Further meetings کیں تاکہ جتنا جلد ہو سکے، اس مسئلے کو حل کیا جا سکے۔ تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے، ہیلتھ منسٹر نے چیف منسٹر صاحب کو ریکوئسٹ کی، انہوں نے حل ان کو دیا کہ ان میٹنگز کو آگے لے کے جائیں اور اس میں جیسے لکھا ہوا ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ اسٹبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ بھی شامل تھا، فنانس ڈیپارٹمنٹ بھی شامل تھا، ہمارے چیف سیکرٹری صاحب بھی اس میں شامل تھے تو سب کی میٹنگ ہوئی اور اسی نوٹیفیکیشن جو 2006 کی کیبنٹ نے دیا تھا، کے اوپر بات ہوئی اور اس نوٹیفیکیشن کے اوپر اس کا حل یہ نکالا گیا کہ اس کو دوبارہ گورنر کے پاس بھیجا جائے۔ میں آپ کو یہ یہاں سے اس میں بتا دیتا ہوں کہ Back dating of Cabinet decision of 25-08-2006 to before 15-01-2002، یہ گورنر صاحب کو بھیجا گیا کہ اس کی Back dating ہو جائے، 2006 Cabinet decision کی Back dating ہو جائے اور ابھی اس میں آ جائے اس کی Back dating، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کی ڈیٹ سے پہلے کی ہو تاکہ ہم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے علیحدہ ہو کر پراونشل لیول پر ان کی سینیارٹی ایڈجسٹ کر سکیں، تو وہ ہمارے چیف منسٹر صاحب نے ایڈوائس کیا گورنر کو اور گورنر صاحب نے اس مہینے کی تیرہ تاریخ کو Back dating

میں اس کی Approval دے دی اور سارے کا سارا پیرامیڈیکل سٹاف کا جو سٹرکچر تھا سینیارٹی کا، اس کو بحال کر دیا گیا ہے 13 تاریخ کو اور ابھی ہم اس کو Implement کر رہے ہیں اور یہ سروس سٹرکچر کا سارا مسئلہ ہماری گورنمنٹ نے حل کر دیا ہے اور اس کی ہماری میٹنگز جو ہیں، وہ پیرامیڈیکل سٹاف کے ساتھ بھی ہوئیں ہیں اور آج بھی پیرامیڈیکل سٹاف کے جو پریذیڈنٹ ہیں، ان کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے اور انہوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ پیرامیڈکس کی جو سٹرائک ہے، اس کو اس گورنمنٹ کے اچھے ایکشن کے اوپر ختم کر دیں گے۔ تو میں بہر حال جیسا عبدالاکبر خان صاحب نے فرمایا اور میں جناب سپیکر، کے ذریعے اور اس اسمبلی کے ذریعے اور پورے عوام کے ذریعے پیرامیڈیکل سٹاف کے سامنے یہ گزارش کروں گا کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور جیسا کہ حکومت نے ان تمام مسائل کو حل کر دیا ہے، ان کے سٹرکچر پروموشن کا Implement کر دیا گیا ہے جو پہلے Withheld تھا، اس کا ہم نے اپنے طریقہ کار کے مطابق حل نکال دیا ہے تو پورے پیرامیڈکل سٹاف سے ہماری یہ گزارش ہے اسمبلی کی طرف سے کہ سٹرائک کو جلد از جلد ختم کیا جائے تاکہ پورے صوبے کے اندر جتنے مریضوں کے جو مسائل چل رہے ہیں، ان کو حل کیا جا سکے۔ مہربانی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, ji.

<u>جناب عبدلاکبر خان</u>: جناب سپیکر، میں اور میرے دوسرے ممبران، اسمبلی کی طرف سے پیرامیڈیکل سٹاف سے درخواست کرتے ہیں کہ جب حکومت نے ان کی بات مان لی ہے تو صوبے کے عوام کی خاطر وہ ہڑتال کو ختم کر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ملک قاسم صاحب، آپ بھی شکریہ ادا کریں نا۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: جناب سپیکر صاحب، میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ یہ اپنی ہڑتال ختم کر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، بہت بہت شکریہ۔ آج جمعہ کی نماز ڈیڑھ بجے اسمبلی کی مسجد میں ادا کی جائے گی، ڈیڑھ بجے۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ آپ کو دے رہا ہوں، آپ کو دے رہا ہوں۔

بینک آف خیبر (ترمیمی) بل 2009 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8, the Honourable Minister for Industries on behalf of Honourable Finance Minister, NWFP, to please introduce the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2009. Minister Industries, please.

Syed Ahmad Hussain Shah (Minister for Industries): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the Finance Minister, beg to introduce the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2009.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر، اس پہ بھی میں نے آپ کو ایک تحریک التواء پیش کی تھی لیکن وہ آپ نے نہیں آنے دی، میں اس کی بات نہیں کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اس پہ بعد میں آئیں گے نا، آپ Amendments لے آئیں نا۔

مفتی کفایت اللہ: میں آپ کے رویئے کی شکایت کرتا ہوں، آپ مجھے اتنا ٹائم دیں گے؟ آپ مجھے اتنا ٹائم دیں گے کہ میں آپ کے رویئے کی شکایت کروں کہ یہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

مفتی کفایت اللہ: اس کے بعد نہیں جی، میں نے اس کے بارے میں ایک تحریک التواء جمع کی تھی کہ حکومت والے اجتماعی گناہ کر رہے ہیں اور جمعے کے دن کر رہے ہیں جی۔ حکومت والے اجتماعی گناہ کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں اور جمعے کے ٹائم کر رہے ہیں۔ میں نے آپ کو تحریک التواء دی تھی، آپ نے وہ التواء نہیں لائی۔ میرا خیال یہ تھا کہ اگر یہ حکومت والے اس کو ایوان میں لے آئیں گے پھر یہ اپنی انا کا مسئلہ بنائیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ پلیز بات سنیں۔

مفتی کفایت اللہ: یہ ٹیبل ہونے کے گناہ میں ہم شامل نہیں ہونا چاہتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ وقت سے پہلے بول رہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، پہلے بھی ہم بولنا چاہتے تھے، تحریک التواء آجاتی، ہم آپس میں بات کر لیتے اور اس طرح ایک مشاورت سے ہم آگے چلتے جی۔ ایک بہت بڑا گناہ ہو رہا ہے اور اس کے گناہ میں ہم شامل نہیں ہونا چاہتے، ہم واک آوٹ کرتے ہیں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، مولانا کو موقع دیں کہ ہم کو بریف کریں اور اگر بات صحیح ہے تو رولز کو روک دیا جائے، تو رولز جو ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ براہ راست لڑائی ہے، میں مولانا سے کہتا ہوں کہ آپ اس ہاؤس کو بریف کریں کہ حقیقت کیا ہے؟ جناب سپیکر، حقیقت کیا ہے، حقیقت کیا ہے؟ اس حقیقت سے آپ کو۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا خو، بشیر بلور صاحب کا مائیک ان کریں۔

سید محمد صابر شاہ: اگر یہ واقعی سودی نظام کو تقویت دینے کا باعث ہے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ ہے کہ اگر کوئی بات ان کیلئے تکلیف دہ ہے تو جب بحث کا مرحلہ آئے گا تو اس پر بحث کر لیں۔ ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ایسا کوئی کام بھی نہیں کر رہے کہ آپ یہ کہیں کہ ہم اس کو کوئی فنانس، خیبر بینک کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جو آپکی اسلامی برانچز ہیں، وہ کرتی رہیں، جو اسلامی بینک ہے، اس میں کریں۔ یہ طریقہ نہیں ہے سپیکر صاحب، کہ خالی وہ مارکس بڑھانے کیلئے، جس وقت Amendments کی بات ہو گی، Amendments لائیں نا اس میں۔

جناب سپیکر: پیر صاحب، پیر صاحب ابھی۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: ہم چاہتے ہیں کہ ملک میں سودی نظام کا خاتمہ ہو، یہ اتنا بڑا گناہ ہے۔ اگر اس میں کچھ ہے، اچھا صرف یہ بتائیں کہ اس میں سودی نظام کو تقویت نہیں ملے گی؟ صرف اتنا بتائیں کہ سودی نظام کو تقویت نہیں ملے گی۔

(قطع کلامیاں)

سید محمد صابر شاہ: نہیں، ہم نہیں رہتے، ہم نہیں رہتے، ہم اس میں شرکت کریں گے۔ صرف یہ کہہ دیں کہ اس میں سودی نظام کو تقویت نہیں دی گئی۔

(قطع کلامیاں)

سید محمد صابر شاہ: ہم یہاں نہیں بیٹھیں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہم تقویت نہیں پہنچا رہے ہیں سپیکر صاحب، پاکستان میں سارے بینکوں میں سود ہے، یہ خود اپنے پیسے سود پہ لیتے ہیں، سود پہ، پاکستان کی ساری۔۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): پاکستان کی ساری بنیاد اس سود پہ بنی ہوئی ہے۔ کونسا اسلامی قانون یاد دلا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ تو ڈسکشن میں آپ کریں نہ پھر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ تو ڈسکشن کریں گے، اس کا جواب دیں گے ناپیر صاحب آپ کو۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ خیبر بینک میں دونوں کام چلیں۔ آپ کو غلط انہوں نے Amendment دی تھی۔

جناب سپیکر: ابھی تو خالی ٹیبل ہوا ہے۔ آپ نے پڑھا ہے، ابھی ٹیبل ہوا ہے؟

سید محمد سابر شاہ: ہم نے نہیں پڑھا۔ آپ یہ بتائیں کہ نہیں ہے اس میں سودی نظام کو تقویت، تو ہم بیٹھ جاتے ہیں ورنہ ہم بھی واک آوٹ کرتے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں دونوں کام ہونگے۔ جس طریقے سے باقی بینک جا رہے ہیں، اس طریقے سے اس بینک کو بھی چلانا ہے۔ یہ پرائیویٹ بینک تو نہیں ہے، یہ گورنمنٹ کا بینک ہے، اس کو ہم Loss میں تو نہیں جانے دیتے۔ سپیکر صاحب، سٹیٹ بینک نے نئی برانچز کھولنے پر پابندی لگادی ہوئی ہے، جب تک ہم اس کو Revise نہیں کریں گے تو ہمیں اجازت نہیں دے گا بینک، آپ بیشک وہ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: بل کے Introduction stage پر یہ باتیں لوگ کرتے ہیں، یہ وقت سے پہلے جی۔

اسلامیہ کالج یونیورسٹی بل 2009 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. The Hon'able Minister for Higher Education NWFP, to please introduce The Islamia College University Bill, 2009. Honourable Minister for Higher Education, please.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: خاموش رہیں جی۔ منسٹر ہائیر ایجوکیشن، پلیز۔

Qazi Muhammad Asad Khan (Minister for Higher Education): Thank you. Mr. Speaker Sir, I beg to introduce the Islamia College University Peshawar Bill, 2009.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بالکل، آپ بسم اللہ کریں کہ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ وہ دوسرا ساتھی تو چلا گیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: خیر ہے جی، بس بات یہ ہے کہ اس میں بشیر خان کے بھی دستخط ہیں، اس پر منور خان کے بھی، اسرار اللہ گنڈاپور کے بھی، سب کے دستخط ہیں۔ جناب سپیکر، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے مطالبہ کرے کہ وہ ریڈیو پاکستان اوااے پی پی کے ملازمین جن کا تعلق صوبہ سرحد سے ہے اور جو یہاں پر ملازمت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Rule's suspension کیلئے تو پہلے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اگر ایجنڈا ختم ہے تو پھر رول 124، اگر آپ چاہتے ہیں تو پھر Move کر دیں گے

Sir, I beg to move that…..

جناب سپیکر: نہیں، As per rules چلیں گے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالاکبر خان: سر، رول 124 کو آپ Suspend کریں رول 240 کے تحت، ہاؤس سے پوچھیں۔

جناب سپیکر: یہ ممبران صاحبان زیادہ ہیں اس پہ۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، یہ تو آغاز ہی ہے، انہوں نے دستخط کیے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کتنے ممبرز ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس پہ تو پانچ، چھ دستخط ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبران صاحبان نے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرنے کی التجا کی ہے تاکہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے تو آیا معزز ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟ جو اس کے حق میں ہیں، وہ 'ہاں' میں جواب دیں اور جو اس کے مخالف ہیں، وہ 'نا' میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ معزز ممبران صاحبان اپنی قرارداد ایک ایک کرکے پیش کریں۔

قرارداد

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ۔"جناب سپیکر، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے مطالبہ کرے کہ چونکہ ریڈیو پاکستان اور اے۔پی۔پی کے ملازمین جن کا تعلق صوبہ سرحد سے ہے اور جو یہاں پر ملازمت کرتے ہیں، وزیراعظم کے اعلانات پر عملدرآمد نہ ہونے سے سراپا احتجاج ہیں، اسلئے وہ وزیراعظم کے اعلانات پر عمل کرے اور ان کے جو جائز مطالبات ہیں، ان پر غور کرے"۔

Mr Speaker: Honourable Minister Please move the resolution.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے مطالبہ کرے کہ چونکہ ریڈیو پاکستان اور اے۔پی۔پی کے ملازمین جن کا تعلق صوبہ سرحد پختونخوا سے ہے اور جو یہاں پر ملازمت کرتے ہیں، وزیراعظم کے اعلانات پر عملدرآمد نہ ہونے سے سراپا احتجاج ہیں، اسلئے وہ وزیراعظم کے اعلانات پر عمل کرے اور ان کے جو جائز مطالبات ہیں، ان پر غور کرے"۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں بھی پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بھی پڑھیں، آپ بھی پڑھیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے مطالبہ کرے کہ چونکہ ریڈیو پاکستان اور اے۔پی۔پی کے ملازمین جن کا تعلق صوبہ سرحد سے ہے اور جو یہاں پر ملازمت کرتے ہیں، وزیراعظم کے اعلانات پر عمل درآمد نہ ہونے سے سراپا احتجاج ہیں، اسلئے وہ وزیراعظم کے اعلانات پر عمل کرے اور ان کے جو جائز مطالبات ہیں، ان پر غور کرے"۔

جناب سپیکر: بس، اور کوئی نہیں پڑھنا چاہتا؟ منور خان، آپ تو چلے گئے تھے۔ یہ تو آپکے Mover تھے۔

The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Members, Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب سپیکر: ایک آئٹم جنرل ڈسکشن جو ہے On the ‘Report of Observance and Implementation of the Principles of Policy 2007 regarding NWFP

'Departments، میرے خیال میں یہ آج کیلئے Next نہیں ہوسکتا تو اسلئے The sitting is adjourned till 2.p.m, Monday, 19th January, 2009.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 19 جنوری 2009 بروز پیر دو بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی ہوگیا)